عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۶ تا ۱۲ ذیقعد ۱۴۱۸ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ مارچ ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۴۱

بحضور ختمی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

پی آئی اے میں قادیانیوں کی نئی شرارتیں

مسیح قادیاں اور اس کے حواری

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

خواتین عازمین حج کے لئے ضروری معلومات

قیمت: ۵ روپے

ہر مسلمان پر زندگی میں سات میتوں کو نہلانا فرض نہیں

س..... عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان اپنی زندگی میں سات میت نہلانا فرض ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت فرمادیجئے کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج..... میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے‘ اگر کچھ لوگ اس کام کو کرلیں تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہوجائے گا ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں۔

غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا

س..... جب ہم کسی مسلمان کی موت کی خبر سنتے ہیں تو سننے کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی دوسرے مذہب یا کسی غیر مسلم کی موت کی خبر سنیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج..... اس وقت بھی اپنی موت کو یاد کرکے یہ آیت پڑھ لی جائے۔

مردہ کے مال اور قرض کا کیا کیا جائے

س..... میرے بھائی کی شادی ۱۹ ستمبر کو ہوئی اور دو مہینے بعد یعنی ۲۸ نومبر کو اس کا انتقال ہوگیا۔ میرے بھائی نے مرنے سے پہلے ۱۴ تولہ کے جو زیورات بنوائے تھے اس کی کچھ رقم ادھار دینی تھی میرے بھائی نے دو مہینے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ رقم ادا کرنے سے پہلے اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کہ رقم لڑکے کے والدین ادا کریں گے یا لڑکے کے بنائے ہوئے زیورات میں سے وہ رقم ادا کردی جائے؟

ج..... اگر آپ کے مرحوم بھائی کے ذمہ قرض ہے تو جو زیورات انہوں نے بنوائے تھے ان کو فروخت کرکے قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ والدین کے ذمہ نہیں۔ وہ زیورات جس کے پاس ہوں وہ قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں گناہ گار ہوگا۔ مردہ کے مال پر ناجائز قبضہ جمانا بڑی سنگین بات ہے۔

مرحوم کا اگر کسی نے قرض اتارنا ہو تو شرعی وارثوں کو ادا کرے

س..... مولانا صاحب! میں نے ایک دوست سے دس روپے ادھار لئے تھے اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ دو دن بعد اسے یہ پیسے واپس کردوں گا۔ لیکن افسوس کہ پیسے دینے سے قبل ہی میرا دوست اس جہان فانی سے رخصت ہوگیا۔

بتایئے کہ اب میں کیا کروں‘ اس کے وہ دس روپے اب میں کس طرح ادا کروں؟

ج..... میت کا جو قرض لوگوں کے ذمہ ہوتا ہے وہ اس کی وراثت میں شامل ہے اور جن لوگوں کے ذمہ قرض ہو ان کا فرض ہے کہ میت کے شرعی وارثوں کو قرض ادا کریں اور اگر کسی کا کوئی وارث موجود نہ ہو یا معلوم نہ ہو تو میت کی طرف سے اتنی رقم صدقہ کردے۔

مرحوم کی نماز‘ روزوں کی قضا کس طرح کی جائے

س..... میری والدہ محترمہ معراج کی شب اپنے مالک حقیقی سے جاملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین) اب میں ان کی قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں۔ بلکہ آج کل ادا کررہی ہوں۔ لیکن مختلف لوگوں نے مختلف باتیں بتاکر مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ مثلاً" کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے لہٰذا مرنے والے کی قضا نمازیں نہیں ہوسکتیں لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مرنے والے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے قرآن شریف پڑھ کر بخشا جاسکتا ہے مرنے والے کے قرض کا بوجھ ختم کرنے کے لئے قرض چکایا جاسکتا ہے تو پھر اس کی قضا نمازیں آخر کیوں نہیں ادا کی جاسکتیں؟ آپ میرے ان دو سوالوں کا جواب جلد سے جلد دیں:

(۱) کیا میں اپنی والدہ محترمہ کی قضا نمازیں ادا کرسکتی ہوں؟

(۲) قضا نماز کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج..... فرض نماز اور روزہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے........... ادا نہیں کرسکتا البتہ نماز روزے کا فدیہ مرحوم کی طرف سے اس کے وارث ادا کرسکتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنی والدہ کی طرف سے نمازیں قضا کرنا چاہتی ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو ان کی نمازوں کا حساب کرکے ہر نماز کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ادا کریں‘ وتر کی نماز سمیت ہر دن کی نمازوں کے چھ فدیئے ہوں گے۔ ویسے آپ نوافل پڑھ کر اپنی والدہ کو ایصال ثواب کرسکتی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۴۱ — ۶ تا ۱۲ ذیقعد ۱۴۱۸ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ مارچ ۱۹۹۸ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- پی آئی اے میں قادیانیوں کی نئی شرارتیں ۴
- مسیح قادیان اور اس کے حواری......(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- خواتین عازمین حج کے لئے ضروری معلومات (بیگم عجائب سلطانہ قریشی) ۱۰
- میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟ ۱۱
- عالم اسلام کے خلاف مغرب کی نظریاتی و ثقافتی یلغار (مولانا زاہد الراشدی) ۱۳
- ملکیت کتاب و سنت کی روشنی میں......(پروفیسر منزہ خانم) ۱۹
- رئیس العلماء والاتقیاء علامہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ......(فضل اللہ) ۲۱
- ضلع ٹھٹھہ قادیانیت کی زد میں......(حافظ محمد سلیم عاطف وروی) ۲۳
- اخبار ختم نبوت ۲۵

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171 737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زرتعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کردیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳، مبزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پی آئی اے میں قادیانیوں کی نئی شرارتیں‘ چیئرمین قادیانیوں کے نرغے میں

پی آئی اے پاکستان کا قومی ادارہ ہے اس کے تحفظ اور استحکام کی ذمہ داری ہر مسلمان پر عائد ہوتی ہے۔ اسی اصول کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پی آئی اے میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھتی ہے اور وقتاً ”فوقتاً“ پی آئے اے کی انتظامیہ کو اس سے باخبر رکھتی ہے کہ قادیانیوں کا ہمیشہ سے طریقہ کار یہ رہا ہے کہ وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ظاہری طور پر وہ ادارہ کے خیر خواہ بنتے ہیں‘ پی آئی اے میں قادیانیوں نے جو ریشہ دوانیاں کیں اس کی ہلکی سے جھلک ملاحظہ فرمائیں:

> ”ہزاروں ٹن فروغ قادیانیت لٹریچر بلامعاوضہ مختلف ممالک بھیج کر اسلام اور پاکستان کے خلاف تبلیغی سرگرمیاں انجام دیں‘ اسلامی شعبہ پر قبضہ کرکے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ کرانے کی کوشش کی۔ قادیانی افسر تبسم منہاس نے مختلف شعبوں میں قادیانیوں افسران کو بھرتی کیا‘ دو ایجنسیاں کھول کر پی آئی اے میں قادیانی افراد کی تقرریاں کرائیں‘ پی آئی اے کی مساجد میں ایسے افراد کی بھرتی کی گئی جو قادیانیوں سے متعلق شدت پسند جذبہ نہ رکھتے ہوں‘ چیف پائیلٹ کے عہدے پر قادیانی پائیلٹ کو مقرر کیا گیا جس کی وجہ سے شعبہ پائیلٹ میں مسلمان کو کامیاب ہونے نہیں دیا جاتا۔ وی آئی پی فلائٹ پر قادیانی پائیلٹوں اور افسران کو بھیجا جاتا ہے اس طرح قادیانی کافر ہونے کے باوجود بیت اللہ شریف اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نجس بنانے کی کوشش کرچکے ہیں۔“

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جناب شاہد خان عباسی کے چیئرمین بننے کے بعد ان سے ملاقات کی تھی اور ان کے سامنے تمام تفصیلات رکھی تھیں‘ چیئرمین نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سلسلے میں تحقیقات کرکے علماء کرام کو اعتماد میں لیں گے اور اس عظیم ادارہ کو اس سازش سے بچائیں گے لیکن ہماری اطلاع کے مطابق ”ہر کہ در کان نمک رفت شد“ اس شعر کے مصداق پر چیئرمین کو بھی قادیانیوں نے اپنے نرغے میں لے لیا اور ”سب اچھا ہے“ کا خوشامدی ٹولہ چیئرمین کو اپنے گھیرے میں رکھتا ہے اس لئے ان کو اب ان باتوں کی طرف توجہ نہیں۔ جناب شاہد خان عباسی صاحب آپ نوجوان ہیں‘ تحریک ختم نبوت ۵۳ء آپ نے دیکھی نہیں ہوگی‘ ۷۴ء کی تحریک کا آپ کو کچھ اندازہ ہوگا‘ یہ تو وہ بددیانت اور غدار قوم ہے۔ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری نہیں کی‘ اس قوم کے سب سے بڑے گماشتہ فرد نے قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھا‘ اس محمد علی کا جس نے ظفراللہ کو خاک سے اٹھا کر آسمان تک پہنچایا‘ منہ بولا بیٹا بنایا‘ اس قوم کے فرد نے فضائیہ کا سربراہ بن کر اپنے سالانہ جلسے پر مرزا ناصر کو سلامی دلوائی اور جب اس وقت کے وزیراعظم نے پوچھا تو کہا کہ میں پہلے اپنے سربراہ کے حکم کا پابند ہوں بعد میں پاکستان کے آئین کا۔ اس قوم کے ایک فرد نے مشرقی پاکستان کے سقوط میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ قوم کسی صورت میں آپ کی یا پاکستان کی یا پی آئی اے کی وفادار نہیں ہوسکتی۔ اس کی بددیانتی کی جھلک آپ ملاحظہ فرمائیں:

> ”گیمبیا ایک غریب افریقی ملک ہے‘ عیسائیوں کی طرح قادیانیوں نے اس ملک میں ڈاکٹروں‘ شفاخانوں‘ اور اسکول کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ شروع کی‘ شعبہ صحت تقریباً“ قادیانیوں کے ہاتھ میں تھا‘ یہ افریقہ کے مسلمانوں کو اسلام کی آڑ میں گمراہ کرتے تھے‘ ایک عالم دین نے جب ان کی سرگرمیوں کو اس انداز میں دیکھا تو تشویش ہوئی اور اس نے ان کے خلاف مسلمانوں کو اور حکومت کو متوجہ کیا‘ جس پر موجودہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر خفا ہوگئے اور انہوں نے دھمکی دی کہ اس عالم دین کو روکا جائے ورنہ ڈاکٹروں کو واپس بلالیں گے۔ مسلمان کس طرح دین کی حفاظت سے رک سکتے تھے؟ مرزا طاہر نے سب ڈاکٹر واپس بلالئے اور ایک بحران ملک میں پیدا کردیا لیکن سلام ہو گیمبیا کی حکومت پر وہاں کے مسلمانوں پر اور اس عالم دین پر کہ انہوں نے کہا کہ ہم مرجائیں گے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو پامال ہونے نہیں دیں گے۔ مرزا طاہر بہت چکا‘ اپنی کراماتیں ظاہر کیں لیکن آخرکار گھٹنے ٹیکنے پڑے کیونکہ بے روزگار ڈاکٹروں نے ناطقہ بند کردیا اس شرط پر واپس ہوئے کہ تبلیغ نہیں کریں گے‘ اطلاعات کے مطابق گیمبیا حکومت نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ کردیا۔“

جناب شاہد خان عباسی صاحب! قادیانیوں کا علاج وہی ہے جو گیمبیا کی حکومت نے کیا‘ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان سے مروت کرکے ان کے دل نرم کردیں گے تو یہ آپ کی خوش فہمی ہے۔ یہ اس مروت کو کمزوری سمجھتے ہوئے اور سر پر چڑھتے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ وسیع کردیتے ہیں‘ آپ اپنے کام میں مگن ہوں گے اور یہ آپ کو اندر ہی اندر ڈستے ہیں‘ آپ کو جب پتہ چلے گا جب آپ کے سر سے پانی اوپر ہوچکا ہوگا۔ آپ کو حسرت اور ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ آپ کو تبسم منہاس کی شرارتوں سے مطلع کیا گیا تھا۔ آپ نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی‘ آپ کو مطلع کیا تھا کہ جدہ میں فیجر ایڈمن کی حیثیت سے قادیانی کا تقرر کردیا گیا‘ آپ سے کہا گیا شعبہ اسلامی میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں بہت ہوگئی ہیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق اس وقت غضنفر نامی ڈیکر قادیانی شعبہ اسلام کا کرتا دھرتا ہے اور ان لوگوں نے شرارت کرکے شعبہ اسلامی کے سابق ڈائریکٹر مولانا ابوبکر کو مسجد سے بے دخل کردیا۔ ان کے گھر سے زبردستی سامان نکال کر پھینکا‘ ان کے گھرانے کو ہراساں کیا۔ مولانا

ایک منفرد عالم دین ہیں' پی آئی اے کے لئے ان کی بہت خدمات ہیں' شعبہ اسلامی کو قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے بچانے کے لئے ان کا بہت بڑا کردار ہے۔ ایئرپورٹ مسجد انہوں نے تعمیر کرائی اس مسجد میں ان کا تقرر بحیثیت ملازم نہیں بلکہ ایک معزز امام اور خطیب کی حیثیت سے ہوا۔ چند قادیانیوں کی شرارت پر ان کو نکال دینا صریح ناانصافی ہے۔ اللہ کے سامنے ہر شخص نے جواب دینا ہے' بحیثیت پی آئی اے کے چیئرمین کے پی آئی اے میں ہونے والی ہر زیادتی کا حساب آپ کو دینا ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمادیا "تم میں سے ہر شخص مسئول ہے قیامت کے دن اس سے اس کے محکمے کے بارے میں سوال ہوگا۔" خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پریشان حال عورت کی شکایت کے جواب میں فرمایا "عمر کو تیری تکلیف کا کیا پتہ" تو اس نے بے ساختہ جواب دیا اگر آپ کو اپنی رعایا کا پتہ نہیں تو خلیفۃ المسلمین کیوں بنا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمانے لگے "عمر! تیرے لئے ہلاکت ہو" اور پھر اس عورت کی پریشانی دور کرکے اس سے معافی مانگنے لگے۔ جب تک اس نے معاف نہیں کیا آپ واپس نہیں ہوئے۔"

جناب شاہد خان عباسی صاحب! آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں' ہماری اطلاع کے مطابق آپ کے پاس اتنی دولت ہے کہ آپ کی نسلوں کے لئے کافی ہے۔ آپ دولت کے حصول کے لئے پی آئی اے میں نہیں آئے' بلکہ قومی جذبہ سے پی آئی اے کے چیئرمین بنے ہیں اگر آپ کے دور میں اور مال و دولت کے پجاریوں کے دور میں کوئی فرق نہیں تو پھر آپ سراسر نقصان اور خسارہ میں ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے ہم آپ پر واضح کررہے ہیں کہ اگر ایک قادیانی بھی آپ کے دور میں بیت اللہ شریف اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوگیا تو قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے اپنا چہرہ مبارک پھیرلیں گے۔ اگر ایک قادیانی اپنی تعداد سے زیادہ پی آئی اے میں بھرتی ہوگیا تو قیامت کے دن آپ سے سوال ہوگا' اگر کسی مسلمان کی قادیانی نے پی آئی اے میں حق تلفی کی تو اس کی بازپرس آپ سے ہوگی' اگر ایک کتابچہ بھی قادیانیت کا پی آئی اے کے ذریعہ کسی ملک چلا گیا جب تک وہ کتابچہ مسلمانوں کو گمراہ کرتا رہے گا آپ کے نامہ اعمال میں گناہ لکھے جاتے رہیں گے' ایک مسجد میں اگر قادیانی نے شامیانہ نصب کیا تو اس کا گناہ آپ کے سر ہوگا' اگر کوئی مسلمان ملازم قادیانیوں کی زیادتی کی وجہ سے نکالا گیا تو اس کا خمیازہ قیامت کے دن آپ نے بھگتنا ہوگا' مولانا ابوبکر پر جو زیادتی ہوئی ہے اس کا ازالہ اگر آپ نے نہیں کیا' امام صاحب کی حیثیت سے ان کو بحال نہیں کیا تو قیامت کے دن اس امام مسجد کے ہاتھ ہوں گے اور آپ کا گریبان ہوگا۔ خدارا! ہماری باتوں کو اہمیت نہ دیں' ہمیں کوئی عزت اور مقام نہ دیں' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اس طرح جگہ دینا' ان کے ساتھ مروت کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری نہیں ہے۔ خدارا! تنہائی میں بیٹھ کر ہماری ان گزارشات پر غور کریں۔ پی آئی اے کے افراد سے تحقیقات نہ کرائیں' اپنے خاص بندوں یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں سے ثبوت مانگیں اگر ثبوت فراہم نہ کرسکیں تو ہمیں جیل میں بند کرادیں۔ خدارا! تبسم منہاس کو برطرف کرکے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں ورنہ پی آئے اے کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ کا سارا وبال آپ پر ہوگا۔

مجلس علماء اسلام کا قیام ـــــــ ایک اچھی پیش رفت

ہر دور میں علماء حق کی مختلف تنظیمیں اپنے اپنے دائرہ کار کے مطابق مذہبی فریضہ انجام دیتی رہی ہیں اور مشترکہ اور متحدہ مشن اور مقاصد کے لئے مشترکہ پلیٹ فارموں سے خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ جمعیت علماء ہند' مجلس احرار اسلام' انجمن مدح صحابہ' مدارس دینیہ دارالعلوم دیوبند' سہارنپور وغیرہ قیام پاکستان سے قبل اس کی مثالیں رہیں۔ قیام پاکستان کے بعد جمعیت علماء اسلام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' مجلس احرار اسلام' نظام اسلام پارٹی' تنظیم اہلسنّت وغیرہ اس کی روشن نظیریں ہیں۔ گزشتہ چند سالوں سے علماء حق کے درمیان خلیج کی دیوار پیدا ہونا شروع ہوئی اور علماء کرام کے درمیان اعتماد کی فضا باقی نہیں رہی اور مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد علماء حق کا شیرازہ اتنا بکھرا کہ الامان والحفیظ۔ سب سے پہلے جمعیت علماء اسلام کو تقسیم کیا گیا اور پھر دیگر دینی تنظیموں میں بھی یہی کیفیت ہوئی اور یہ تمام تنظیمیں اپنے اپنے دائرہ کار میں ایسی افراط و تفریط کا شکار ہوئیں کہ مشترکہ لائحہ عمل منہدم ہوکر رہ گیا اس کی وجہ سے علماء حق کی طاقت کا شیرازہ بکھر گیا اور ان کی ہوا اکھڑ گئی۔ بڑے اکابر علماء کرام نے اس سلسلے میں بہت کوششیں کیں لیکن بار آور ثابت نہ ہوسکیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے علماء حق کے ساتھ دشمن قوتوں کی زیادتی نے پھر اکابر علماء کرام کی توجہ اس طرف مبذول کی اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر' حضرت مولانا نفیس شاہ صاحب اور امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہم العالی نے حضرت مولانا سید عطاء المؤمن کی تحریک پر تمام مذہبی اور دینی جماعتوں کے اکابر علماء کرام کو ایک جگہ جمع کیا اور مسلک حقہ کے نام پر ایک پلیٹ فارم کی تشکیل کا مشورہ دیا تاکہ مشترکہ امور میں مل جل کر کام کیا جائے۔ الحمدللہ! تمام جماعتوں کی مشاورت مجلس علماء اسلام کے نام سے ایک مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل پایا ہے۔ خدا کرے کہ علماء حق کو ایک موقف پر متحد کرنے کے لئے یہ پلیٹ فارم بار آور کردار ادا کرے اور مفاد پرست عناصر اس پلیٹ فارم کو مزید اختلافات کا ذریعہ نہ بنائیں کیونکہ بقول مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اتحاد کرانے والے اکثر و بیشتر تیسری جماعت کی شکل میں اٹھتے ہیں اس سلسلہ میں ہماری ان اکابر سے گزارش ہے کہ سب سے پہلے سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام کی تشکیل کے لئے کوشش کی جائے اور اس کے بعد تمام دینی و مذہبی تنظیموں کو اپنے اپنے موضوع پر محدود کیا جائے اور اس موضوع سے متعلق امور کے لئے صرف اسی سے رجوع کیا جائے اور اس کی سرپرستی کی جائے۔ جمعیت علماء اسلام سے تعاون کیا جائے' اختلافات کی اصل جڑ اپنے اپنے موضوع سے نکل کر مفادات کے حصول کے لئے دوسروں کے معاملات میں مداخلت ہے اگر علماء کرام نے اس مقصد کو حاصل کرلیا تو یہ اس دور کی سب سے عظیم خدمت ہوگی' اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مسیح قادیان اور اس کے حواری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

"درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" یہ ایک خدا کے صادق نبی کا قول ہے اور درحقیقت ایک بہت سچی بات ہے۔

اگر ایک شخص خود راستی پر نہیں بلکہ وہ کذاب اور مفتری ہے' اور اس میں خود قوت قدسی نہیں' بلکہ وہ ایک گمراہ آدمی ہے' جو مکرو فریب سے لوگوں کا مال کھاتا ہے' اور خدا پر گند کے افتراء پر منہ مارتا ہے تو وہ دوسروں میں راستی کی روح کیونکر پھونک سکتا ہے؟ اور ان کو گندوں سے کیونکر پاک کر سکے گا؟

مرزا صاحب کی صداقت یا غیر صداقت پرکھنے کے لئے آسان نسخہ یہی راہ ہے کہ جس جماعت کو وہ تیار کر کے چھوڑ گئے ہیں اس جماعت کو دیکھ لو کہ اس کی کیا حالت ہے؟ (ریویو آف ریلیجنز قادیان جون' جولائی ۱۹۰۸ء)

مسٹر محمد علی ایم اے:

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانثار صحابی اور امیر جماعت احمدیہ لاہور (یعنی محمد علی ایم اے کے الفاظ ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز قادیان صاحب مرزا صاحب نے ۱۹۰۱ء میں جاری کیا تھا' اور مسٹر محمد علی کو اس کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا تھا۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب اس عالم مکرو فریب سے رخصت ہوئے تو چونکہ ان کے بہت سے الہامی خواب تشنہ تعبیر تھے' بہت سے دعوے محض دعوے تھے' بہت سے مقاصد نامکمل تھے (اور آج ایک صدی بعد بھی اس صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی) اس لئے قادیانی امت کو جوابدہی کی ضرورت محسوس ہوئی' چنانچہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جون' جولائی ۱۹۰۸ء کا جو ریویو نکلا تو اس کے بیشتر مضامین اس جوابدہی پر مشتمل تھے' حکیم نوردین صاحب' حکیم محمد احسن امروہوی اور مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اپنے رنگ میں مرزا صاحب کو قبل ازوقت وفات پر تبصرہ کیا' اور ان اعتراضات کو اٹھانے کی کوشش کی جو مرزا صاحب کی وفات سے ان کی وفات پر وارد ہو سکتے تھے۔

مندرجہ بالا اقتباس ریویو کے اسی شمارے میں مندرج محمد علی ایم اے کے مضمون سے ماخوذ ہے جس کا عنوان ہے "حضرت مسیح موعود کے وصال پر چند مختصر نوٹ" (دیکھئے جلد ۷ ص ۲۸۴)

مسٹر محمد علی صاحب نے مرزا صاحب کی صداقت پرکھنے کا جو آسان راستہ بتایا ہے' آج ہم اس پر چند قدم چل کر مرزا صاحب کی صداقت کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ روایت بھی پیش نظر رکھنی چاہئے جو مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے سیرۃ المہدی میں درج کی ہے وہ لکھتے ہیں:

ایک بار مسٹر محمد علی صاحب کا جناب میر ناصر نواب صاحب سے کچھ اختلاف ہوا تو میر صاحب نے حضرت صاحب سے شکایت کی۔ مسٹر محمد علی صاحب نے اس شکایت پر مرزا صاحب سے مودبانہ احتجاج کیا' تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ میر صاحب نے کچھ کہا تو تھا مگر میں اپنے خیال میں ایسا مستغرق تھا کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا۔ اسی سلسلہ میں مزید فرمایا:

چند دن سے ایک خیال میرے دماغ میں اس زور کے ساتھ پیدا ہو رہا ہے کہ اس نے دوسری باتوں سے مجھے بالکل محو کر دیا ہے' بس ہر وقت اٹھتے بیٹھتے وہی خیال میرے سامنے رہتا ہے' میں باہر لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہوں اور کوئی شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس وقت بھی میرے دماغ میں وہی خیال لگ رہا ہوتا ہے۔ وہ شخص سمجھتا ہو گا کہ میں اس کی بات سن رہا ہوں' مگر میں اپنے اس خیال میں محو ہوتا ہوں' جب میں گھر جاتا ہوں تو وہاں بھی وہی خیال میرے ساتھ ہوتا ہے' غرض ان دنوں یہ خیال اس زور کے ساتھ میرے دماغ پر غلبہ پائے ہوئے ہے کہ کسی اور خیال کی گنجائش نہیں رہی وہ خیال کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ ایک ایسی جماعت تیار ہو جاوے جو سچی مومن ہو' اور خدا پر حقیقی ایمان لائے' اور اس کے ساتھ حقیقی تعلق رکھے اور اسلام کو اپنا شعار

بنائے' اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر کاربند ہو' اور اصلاح و تقویٰ کے راستے پر چلے' اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ قائم کرے' تا پھر ایسی جماعت کے ذریعے دنیا ہدایت پاوے اور خدا کا منشاء پورا ہو۔

پس اگر یہ غرض پوری نہیں ہوتی تو اگر دلائل اور براہین سے ہم نے دشمن پر غلبہ بھی پالیا' اور اس کو پوری طرح زیر بھی کرلیا تو پھر بھی ہماری فتح کوئی فتح نہیں' کیونکہ اگر ہماری بعثت کی اصل غرض پوری نہ ہوئی۔ تو گویا ہمارا سارا کام رائیگاں گیا۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۵۴ ج اول)

مرزا صاحب کا ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں' ان کی بعثت کی اصل غرض ایک ایسی جماعت تیار کرنا تھی جو بقول ان کے ایمان و یقین' زہد و تقویٰ' اخلاص و للہیت اور اخلاق و اعمال کا بلند ترین نمونہ ہو۔ ان کی یہ غرض اگر پوری نہ ہو' تو اگر بالفرض وہ ساری دنیا کو بھی زیر کرلیں تب بھی یہ سمجھنا چاہئے کہ ان کا سارا کام فضول' ان کی ساری کوشش بے سود اور اس کے سارے دعاوی غلط ثابت ہوئے' اب صرف یہ دیکھنا باقی رہا کہ کیا مرزا صاحب ایسی جماعت تیار کرکے اپنی بعثت کی اصل غرض کی تکمیل کر گئے یا نہیں؟ اس نکتہ پر غور کرنے کے لئے ہم قادیانی جماعت کی تاریخ کو تین ادوار پر تقسیم کرتے ہیں۔ جنہیں قادیانی امت کے "خیرالقرون" کہنا چاہئے۔

پہلا دور :۔ جناب مرزا صاحب کی زندگی میں جماعت کی حالت

دوسرا دور :۔ حکیم نور دین کے زمانہ میں جماعت کا نقشہ

تیسرا دور :۔ حکیم صاحب کے بعد جماعت کی کیفیت

دور اول قادیانی جماعت' مرزا غلام احمد کی زندگی میں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے قریباً "۱۸۸۰ء میں ملہم' مجدد اور مامور من اللہ کی حیثیت میں اپنی دعوت' دعاوی کا آغاز کیا' اور مختلف اعلانات و اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو قادیان آنے کی دعوت دی' اور ۱۸۸۸ء میں باقاعدہ اخذ بیعت کا اور تعلیم و تلقین کا سلسلہ شروع کیا' اس کے دو برس بعد ۱۸۹۰ء میں انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

دعوائے مسیحیت کے تین سال بعد ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے اخلاق کی جو رپورٹ قلمبند کی' وہ ان کی کتاب "شہادت القرآن" کے آخر میں ملحقہ "اشتہار التوائے جلسہ" میں محفوظ ہے' اس کے چند فقرے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ ان سے مرزا صاحب کی تیرہ سالہ محنت کی "شاندار کامیابی" کا اندازہ آسانی سے ہوسکے گا۔

بدخوئی و کج خلقی:

مرزا صاحب لکھتے ہیں ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ چند ایسے وجوہ ہم کو پیش آئے جنہوں نے ہماری رائے کو اس طرف مائل کیا کہ اب کی دفعہ اس جلسہ کو ملتوی رکھا جائے' اور چونکہ بعض لوگ تعجب کریں گے کہ اس التوا کا موجب کیا ہے' لہٰذا بطور اختصار کسی قدر ان وجوہ میں سے لکھا جاتا ہے:

"اول یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں' اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں' اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو' اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں......... لیکن اس پہلے جلسے کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا' بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض کی شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں' اور بعض اس مجمع کثیر میں اپنے اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں' گویا وہ مجمع ہی ان کے لئے موجب ابتلا ہوگیا۔ اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ جلسہ کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثرات تک جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا' اور اس تجربہ کے لئے یہ تقریب پیش آئی کہ ان دنوں سے آج تک ایک جماعت کثیر مہمانوں کی اس عاجز کے پاس بطور تبادل رہتی ہے' یعنی بعض آتے ہیں اور بعض جاتے ہیں' اور بعض وقت یہ جماعت سو سو مہمان تک پہنچ گئی ہے' اور بعض وقت اس سے کم۔ لیکن اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خود غرضی کی سخت گفتگو بعض دفعہ مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے کہ جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں....... سو ایسا ہی یہ اجتماع بھی بعض اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات ج اول' ص ۳۳۹ تا ۳۴۰)

چال چلن اور اخلاق:

اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے' ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ (ایضاً ص ۳۴۱)

بھیڑیوں کی طرح:

اور اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین

صاحب سلمہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی' سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کرکے اور عہدہ توبہ نصوح کرکے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں' وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کرسکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔" (ایضاً)

سفلہ خودغرض' گالیاں اور نفسانی بحثیں:

"اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں' اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے' بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے' اور دلوں میں کینے پیدا کرلیتے ہیں' اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔" (ایضاً)

نفسانی لالچوں پر:

"اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں......... لیکن میں اس وقت کج دل لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور میں حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے؟ یہ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے؟ نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرتے جاتے ہیں؟ اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستاتا اور اس سے بلندی چاہتا ہے؟۔" (ایضاً)

ایسی بے تہذیبی:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے......... مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے' ور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے' اور اس کو نیچے گراتا ہے' پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔" (ایضاً)

ان سے درندے اچھے:

"یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا ہے' جلتا ہے' اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔" (ایضاً)

میں تھک گیا:

"میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا ہوں کہ اگر تمہاری یہی حالتیں ہیں تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا ہے؟ لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں' لیکن اگر خدا چاہے۔ اور میں ایسے لوگوں سے اس دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں' اگر میں صرف اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو میرے لئے ایسے لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا۔" (ایضاً)

شوق پورا نہ ہوا:

"میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کرلیا کہ وہ ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے مگر ابھی بھی تک بجز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آئیں۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۴۴۵ طبع ربوہ)

یہ مرزا صاحب کی تیرہ سالہ محنت سے تیار کردہ جماعت کا وہ نقشہ تھا جو خود مرزا صاحب کے قلم نے مرتب کیا اس کے ملاحظہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ تیرہ برس تک مرزا صاحب کے دم عیسوی کی تاثیر نے ان کے ہاتھ پر توبہ نصوح کرنے والوں میں کیا تبدیلی پیدا کی؟ اب مرزا صاحب کے آخری دور کی شہادت ملاحظہ فرمایئے براہین احمدیہ حصہ پنجم ان کی آخری تصنیف ہے جس سے فارغ ہونے کے چند دن بعد ان کا انتقال ہوگیا' اور کتاب ان کی وفات کے بعد چھپ سکی' اس میں مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے بارے میں جو رائے ظاہر فرمائی ہے وہ انہی کے الفاظ میں ہے۔

جیسے کتا مردار کی طرف:

"بیعت کے معنی بیچ دینے کے ہیں پس جو شخص اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں' بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں' اور ایک کمزور بچے کی طرح ہر ایک ابتلا کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں' اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف' پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں مجھے وقتاً' فوقتاً' ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں کئی

چھوٹے' میں جو بڑے کئے جائیں اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے پس مقام خوف ہے۔" (روحانی خزائن ج ۲۱' ص ۱۱۴' براہین احمدیہ صفحہ ۸۷)

گویا قادیانی جماعت میں اخلاق عالیہ تو کیا پیدا ہوئے بقول مرزا صاحب کے ان میں نیک ظنی کا مادہ بھی ان کی وفات تک کامل نہ ہوا......... بلکہ وہ بدظنی کی طرف اس طرح دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف!

جناب مرزا صاحب نے اپنی جماعت کی بدگمانی اور بدظنی کے جس مرض کی طرف اشارہ کیا ہے اس کا تعلق خود مرزا صاحب کی ذات سے تھا۔ قادیانی جماعت کے بہت سے افراد کو مرزا صاحب سے شکایت کہ وہ قومی روپے میں اسراف کرتے ہیں اور جو سرمایہ چندوں کی شکل میں جماعت کے خون پسینہ کی کمائی سے "تبلیغ اسلام" کے لئے جمع کیا جاتا ہے اسے مرزا صاحب ذاتی تعیش میں صرف کرتے ہیں' مرزا صاحب کی جانب سے اس شکایت کا جواب یہ تھا کہ انہیں جو کچھ ملتا ہے خدا کی طرف سے ملتا ہے' لہٰذا کوئی شخص اس کے مصارف پر حرف گیری کا مجاز نہیں' البتہ جن لوگوں کو ان پر اعتماد نہیں وہ آئندہ چندہ بند کردیں' (اور گزشتہ صلوۃ کہیں) آپ ایک شخص کے خط کے جواب میں فرماتے ہیں:

"میری نسبت....... کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے آپ اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھیں اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو جو حسب ضرورت خرچ کیا کریں اور یہ بھی ذکر تھا کہ اس روپیہ میں سے باغ کے چند خدمت گار بھی روٹیاں کھاتے ہیں اور ایسا ہی اور کئی قسم کے اسراف کی طرف اشارہ تھا جن کو میں سمجھتا ہوں آپ نے اپنی نیک نیتی سے جو کچھ لکھا بہتر لکھا' میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کا رد لکھوں (اور حقائق کو رد کرنا ممکن بھی نہیں....... ناقل) میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو پورا کرنا مومن کا فرض ہے اور اس کی خلاف ورزی معصیت ہے کہ آپ.......... کی تمام جماعت کو اور خصوصاً" ایسے صاحبوں کو جن کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے بہت صفائی سے اور کھول کر سمجھادیں کہ اس کے بعد ہم....... کا چندہ بکلی بند کرتے ہیں۔ اور ان پر حرام اور قطعاً" حرام اور مثل گوشت خنزیر ہے کہ ہمارے کسی سلسلہ کی مدد کے لئے اپنی تمام زندگی تک ایک حبہ بھی بھیجیں (اور جو کچھ اب تک وہ بھیج چکے ہیں اور مرزا صاحب اسے ذاتی مصارف پر خرچ

باقی صفحہ ۳ پر

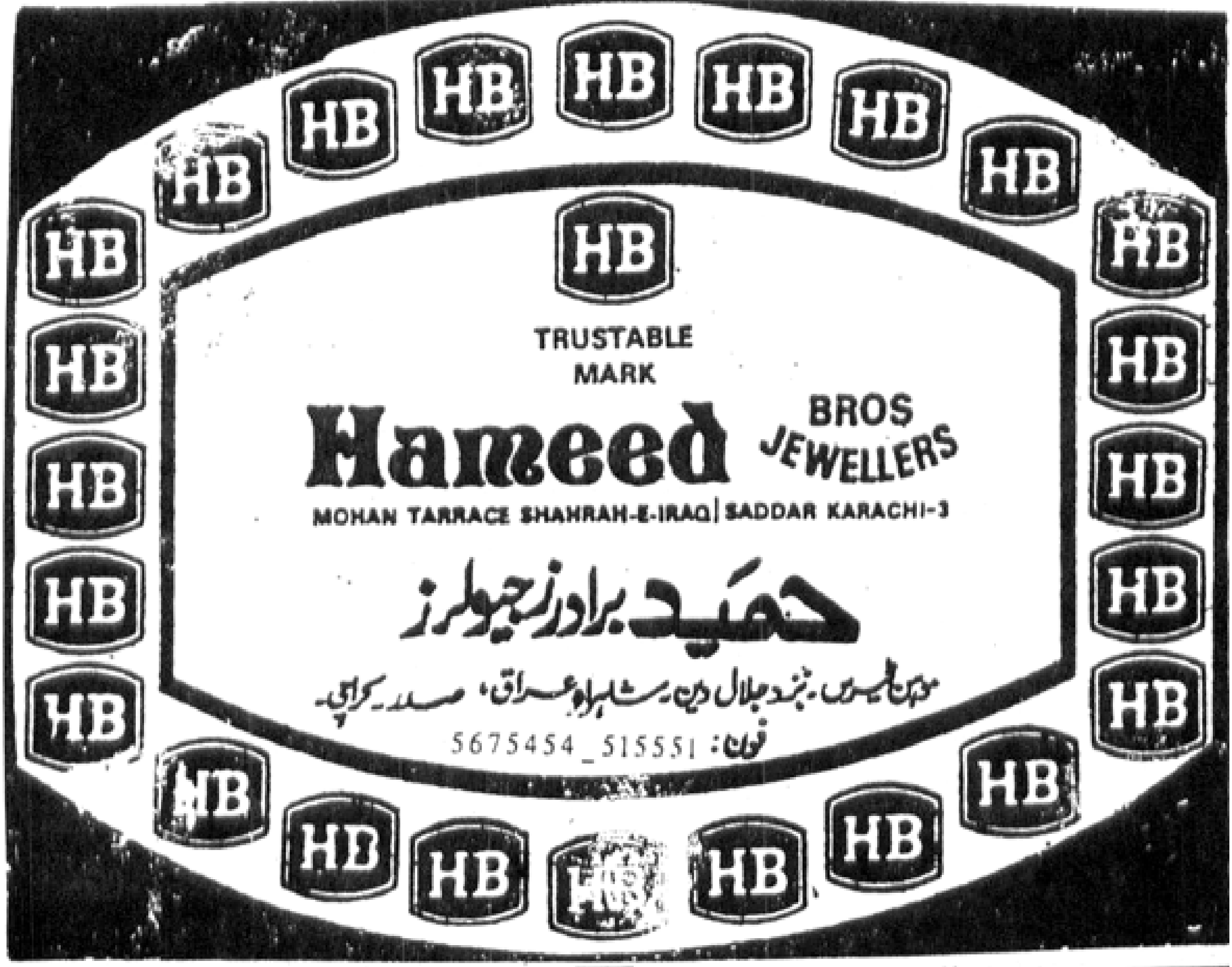

خواتین عازمین حج کیلئے ضروری معلومات

جن عجائب سلطانہ قریشی سہام

خواتین کو بھی اسی طرح مناسک حج اور اس سے متعلق مسائل سے باخبر ہونا ضروری ہے جس طرح کہ مرد عازمین حج کو عموماً" یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جب بیٹی باپ کے ساتھ' بہن بھائی کے ساتھ' یا بھانجی ماموں کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جارہی ہے تو اسے مناسک حج اور مسائل وغیرہ کے بارے میں فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے اور وقت پڑنے پر وہ ان سے مدد لے سکتی ہے۔ حالانکہ یہ خیال اگر وہ خواتین کریں جو اپنے خاوند کے ساتھ جارہی ہیں تو پھر کسی حد تک قابل قبول ہوسکتا ہے لیکن مشرقی شرم و حیاء کے باعث ایک نوجوان خاتون اپنے مجبوری کی حالت کے مسائل اپنے محرم سے نہیں پوچھ سکتی جس کی وجہ سے بہت سی ایسی غلطیاں ہوسکتی ہیں جن کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔ چنانچہ خواتین عازمین حج خصوصاً" نوجوان عورتیں جو محرم کے ساتھ جارہی ہوں ان کو حج کے ضروری مسائل سے ضرور آگاہی حاصل کرنی چاہئے۔ جس طرح حج صاحب استطاعت مردوں پر فرض ہے اسی طرح صاحب استطاعت عورتوں پر بھی فرض ہے۔ لیکن اگر محرم یا خاوند ساتھ نہ جارہا ہو تو پھر استطاعت کے زمرے سے ایک عورت نکل جاتی ہے' آجکل فریضہ حج صرف وزارت مذہبی امور کی وساطت سے ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور تمام عازمین حج کی روانگی حاجی کیمپ سے ہوتی ہے۔ پاسپورٹ' ٹکٹ اور زرمبادلہ حاجی کیمپ سے ملتا ہے اور روانگی کے وقت کسٹم چیک' سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ وغیرہ حاجی کیمپ سے ہی ملتا ہے خواتین کو چاہئے کہ حاجی کیمپ سے روانگی سے پہلے پورے بدن کی صفائی وغیرہ مکمل کرلیں گھر سے روانہ ہوتے وقت گھر میں دو نفل ادا کرکے گھربار' سفرحج' عبادت' صحت قبولیت اور بخیریت واپسی کے لئے دعا مانگیں۔

ایسی خواتین جو مجبوری کی حالت میں ہوں وہ نفل ادا کئے بغیر ہی دعا مانگ کر گھر سے نکلیں۔ ایک مربع میٹر کا ایک رومال بالوں پر باندھنے کے لئے ضروری سامان کے ساتھ ضرور رکھ لیں۔ ایئرپورٹ کے حج لاؤنج میں غسل' وضو کرکے بالوں پر رومال' اس طرح باندھ لیں کہ بال نہ نظر آئیں اور نہ گریں۔ ایسی خواتین جو مجبوری کی حالت میں ہوں ان کو بھی چاہئے کہ غسل' وضو وہ بھی ضرور کریں اور رومال بالوں پر باندھ لیں۔ دو رکعت نماز نفل احرام پڑھ کر اور مجبور خواتین بغیر نفل پڑھے ہوئے عمرہ کی نیت کرلیں اور تلبیہ پڑھنا شروع کردیں۔ مرد قریب ہوں تو دھیمی آواز میں اور قریب نہ ہوں تو اونچی آواز میں پڑھیں۔ درود شریف پڑھ کر دعائیں مانگیں مجبور خواتین بھی تلبیہ درود شریف دعائیں پڑھ سکتی ہیں۔ کلام پاک ہاتھ میں نہ اٹھائیں اور حرم شریف میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک مجبوری ختم نہ ہوجائے۔ البتہ حرم شریف کے دروازے کے باہر سے بیت اللہ شریف کا دیدار کرکے دعائیں پڑھ سکتی ہیں۔

اگر کوئی محرم خاتون عمرہ نہ کرسکے اور اس کی مدینہ منورہ گروپ کے ساتھ روانگی ہوجائے تو اسے چاہئے کہ احرام کی حالت میں ہی رہے اور مجبوری ختم ہوتے ہی معمول کا غسل اس طرح کرے کہ صابن استعمال نہ کریں میل نہ اتاریں اور جسم کو اس طرح سے نہ ملے کہ میل اترے یا کوئی بال گرجائے۔ اس کے بعد جتنی نمازیں مسجد نبویؐ میں ادا کرسکیں باجماعت ادا کریں اور نمازیں کم ہونے کا فکر نہ کریں اللہ چالیس نمازوں کا ہی اجر و ثواب عطا فرمائیں گے۔

مدینہ پاک سے نویں دن واپسی پر جب دوسری عورتیں ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھیں تو مجبوری ختم ہونے کے باوجود عمرہ کے لئے ازسرنو نیت نہ کریں ان کا احرام پہلے ہی بندھا ہوگا تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچیں اور عمرہ کرکے یا تقریباً" سوا انچ بال خود کاٹ کریا محرم سے کٹوا کر پابندیوں سے فارغ ہوجائیں اور ان کا پہلا عمرہ جو نہ ہوسکا تھا وہ مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر مکمل کرلیں' اسی طرح ایسی مجبور خواتین جو آخری پرواز سے پہنچیں اور عمرہ نہ کرسکیں تو انہیں چاہئے کہ بغیر عمرہ ادا کئے اسی احرام میں منیٰ چلی جائیں مجبوری ختم ہوتے ہی معمول کا غسل کرکے پاک ہوجائیں لیکن چونکہ اس وقت وہ احرام کی حالت میں ہی ہوں گی اس لئے صابن' استعمال نہ کریں' اور جسم کو زور زور سے نہ ملیں مبادا کہ میل اتر جائے یا بال ٹوٹ جائے۔ افعال حج مکمل کرنے کے بعد ایسی خواتین کو چاہئے کہ مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کی فضیلت حاصل کرلیں جو ابتداء میں وہ بوجہ مجبوری حاصل نہ کرسکی تھیں۔

فجر کی نماز مزدلفہ میں ادا کرنے کے بعد چند منٹ کیلئے وقوف مزدلفہ کرنا واجب ہے اگر کوئی

باقی صفحہ ۲۳ پر

میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟

قرآن مجید نے مجھے اسلام قبول کرنے کی طرف سب سے زیادہ مائل کیا

گو کہ خدا پر میرا ایمان تھا لیکن بچپن میں میری دینی تربیت پر بہت کم توجہ دی گئی۔ بلوغت کے بیشتر حصے میں نہ تو میں نے عبادت کی اور نہ ہی خدا کے بارے میں سوچا۔ تقریباً" آٹھ سال قبل میری والدہ سخت علیل ہوگئیں اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق ان کی زندگی کی مدت ہفتے بھر سے زیادہ نہ تھی۔ تب میں نے خدا سے رجوع کیا ان کی حیات کی بھیک مانگی کہ "اے خدا! میں نے اپنی والدہ کی خدمت سے پہلوتہی برتی تھی۔ اس لئے ان کے عرصہ حیات میں اضافہ فرما تاکہ میں ان کی کچھ خدمت کرسکوں۔"

اس کے بعد وہ حیرت انگیز طور پر شفایاب ہوگئیں اور مزید ایک سال تک حیات رہیں اور اس عرصے میں مجھے ان کی خدمت کرنے کا کافی موقع ملا۔

بچپن سے لیکر اب تک زندگی میں پہلی بار مجھے اللہ تعالیٰ کے وجود کا احساس ہوا۔ اس احساس کے تحت ہم نے چرچ جانے کا فیصلہ کیا۔ پہلے ہم ایک بڑے باپٹسٹ چرچ گئے جو ہماری یونیورسٹی سے قریب تھا اور جہاں لوگ مجھے جانتے تھے' بعد میں ریاضی کے ایک پروفیسر نے جو چرچ کے ممبر بھی تھے مجھے فون کرکے چرچ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اس کے بعد پروفیسر صاحب کئی بار میرے گھر تشریف لائے اور انہوں نے چرچ کے مختلف اراکین کے فرائض پر روشنی ڈالی۔ میں نے انہیں صاف صاف بتادیا کہ عیسائی مذہب کے بارے میں میری معلومات صفر کے برابر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ نیز انہوں نے میری اہلیہ کو ترغیب دلائی کہ اپنا بپتسمہ کرکے وہ پوری طرح مسیحی مذہب میں داخل ہوجائیں۔ ان کے انداز سے میں نے محسوس کیا کہ پروفیسر صاحب کو ترغیب دہی کے فن میں ید طولیٰ حاصل ہے۔

قبل اس کے کہ ہم سمجھ سکتے کہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔ مکمل طور سے ہمارا بپتسمہ کردیا گیا۔ ہم نے دیکھا کہ چرچ مختلف اقسام کی پرجوش سرگرمیوں کی آماجگاہ تھا۔ جہاں اتوار کی ہفتہ وار کلاسیں ہوتی تھیں۔ پر تاثیر موسیقی اور عمدہ مواعظ سے بھی مستفید کیا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ میں نے بھی مسیحیت کے متعلق معلومات حاصل کرنی شروع کردیں۔

بالآخر میں خود بھی چرچ کی اتوار کی کلاسوں میں درس دینے لگا' لیکن تثلیث کا مسئلہ ایسا تھا کہ جس نے مجھے چکرا کے رکھ دیا تھا۔ یہ مسئلہ منطق کے کسی اصول کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ اس بارے میں چرچ میں مجھے کوئی بھی کلی طور سے مطمئن نہ کرسکا۔

بالآخر عاجز آکر ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ مسئلہ تثلیث کو بے چون وچرا تسلیم کرلینے کے سوا کوئی چارہ نہیں لیکن میرا موقف یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام صاف' صریح اور قابل فہم ہونا چاہیے۔

اس سے قبل میرے ایک شاگرد نے مجھے اسلام سے روشناس کروا دیا تھا۔ اس نے قرآن شریف کے بارے میں کچھ معلومات دی تھیں۔ اور اسلام کے تعلق سے شیخ جمال بدوی کا ایک آڈیو ٹیپ بھی دیا تھا جس سے مجھے محسوس ہوا کہ اسلام میں اللہ جل شانہ کی تعریف سادہ اور سہل ہے۔ میرے مسلم شاگرد نے مجھ سے میری والدہ کی علالت سے قبل گفتگو کی تھی اور یہ وہ وقت تھا جب میں (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کے وجود کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا تھا۔

کچھ عرصہ بعد میں ایسے کاموں میں مصروف ہوگیا جو عملی حیثیت کے حامل تھے۔ اس دوران میں نے نوٹ کیا کہ سیاہ فام عیسائیوں کو نہ تو چرچ کے اراکین کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اور نہ ہی بطور مہمان انہیں کوئی خوش آمدید کہتا تھا' مثال کے طور پر ایک بار ایسٹر کے موقع پر جب میری اہلیہ دو سیاہ فام ہم پیشہ عیسائیوں کو لیکر گئیں تو کسی نے بھی ان سے ہم کلام ہونا گوارا نہ کیا۔

اس کے علاوہ جب ہم نے والٹر ہیمس کے بحالی عمدہ کی تحریک میں حصہ لیا تو چرچ کی قیادت نے علانیہ ہماری زجر و توبیخ کی۔ والٹر ہیمس سیاہ فام نسل کا عیسائی تھا جو برمنگھم کی تاریخ میں پہلی

بار "سپرنٹنڈنٹ آف سکولس" کے عہدے پر فائز کیا گیا تھا۔ اس کو اس کے عہدے سے صرف اس قصور پر ہٹایا گیا تھا کہ اس نے برمنگھم کے سیاہ فاموں کے مدارس میں ایسے سند یافتہ اساتذہ کے تقرر کی کوشش کی تھی جو یونیورسٹی کے ریکروٹمنٹ پروگرام کے نام نہاد مدارس کے لئے مختص تھے۔ اور جو ان مدارس کی بلا شرکت غیر ملکیت تصور کئے جاتے تھے۔ ہیمس کی بحالی کی تحریک کے سلسلے میں جو تقاریر ہوئیں ان میں عالم اسلام کا ایک مقرر بھی تھا۔ اس مقرر کے متعلق جب میں نے اخبارات میں پڑھا تو میرا پہلا تاثر یہ تھا کہ یہ شخص کوئی منزگشت کرنے والا جنونی ہوگا لیکن اسے سن کر مجھے تعجب ہوا کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنا نقطہ نظر نہایت وضاحت سے بیان کرتا تھا بلکہ یہ کہ وہ تمام مقررین میں اس حیثیت سے منفرد تھا کہ اس کی بات دل کو لگتی تھی۔

جب مجھے شاہ فہد یونیورسٹی میں ریاضی کا درس دینے کی پیش کش کی گئی تو نہ صرف یہ کہ میرے ذریعہ معاش کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آیا بلکہ مجھے اسلام کے متعلق ایک اسلامی ملک میں معلومات حاصل کرنے کا نادر موقع بھی ہاتھ آیا۔ سعودی عرب پہنچنے پر میں نے ایسے لوگوں کو تلاش کیا جو مجھے اسلام کے متعلق مزید معلومات فراہم کرسکتے تھے۔ اس سلسلے میں مجھے ڈاکٹر محمد البر اور ڈاکٹر زغلول النجار سے بڑی مدد ملی۔ ان حضرات نے میرے لئے قرآن مجید کا ترجمہ' اس کا آڈیو ٹیپ' نیز شیخ جمال بدوی کے آڈیو ٹیپ اور دیگر بہت سارا مواد مہیا کیا۔ " عیسی پیغمبر اسلام" انجیل' قرآن اور سائنس' جیسی کتابوں کا مطالعہ اور شیخ بدوی کے ٹیپ بڑے مفید ثابت ہوئے۔ لیکن جس چیز سے میں سب سے زیادہ متاثر ہوا وہ قرآن مجید ہے۔ جس کے مطالعے کے اختتام پر میں نے نماز پڑھنی شروع کردی گو کہ اس وقت تک میں دائرہ اسلام میں داخل بھی نہیں ہوا تھا۔ ان نمازوں کو ادائیگی کے دوران ہی میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔

بقیہ : معلومات

نہ کرسکے تو ایک بکرا کفارہ کے طور پر ذبح کراکے اس کمی کو پورا کرتا ہے۔ عورتیں اگر فجر کی نماز مزدلفہ میں نہ پڑھ سکیں یا نہ پڑھنا چاہیں وہ فجر کی نماز سے پہلے بھی مزدلفہ چھوڑ کر بغیر وقوف مزدلفہ کئے منیٰ جاسکتی ہیں۔ بعض خواتین شیطانوں کو کنکریاں مارنے سے ڈرتی ہیں کیونکہ ہجوم زیادہ ہوتا ہے۔ مسئلہ کی رو سے بھی خواتین کو کنکریاں خود مارنی چاہئیں اور آجکل یکطرفہ راستہ ہونے سے حادثات کا بھی بالکل خطرہ نہیں ہوتا۔ قربانی کے وقت عورتوں کا پاس ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ صرف تصدیق ہی کافی ہوتی ہے۔ مردوں کے قصر کرانا' یہ ہوتا ہے کہ پورے سر کے بال چھوٹے کرائے جائیں عورتوں کے لئے چوٹی کے بالوں کا آخری حصہ تقریباً" سوا انچ بال خاوند' محرم سے یا خود کاٹ لینا کافی ہوتا ہے۔ طواف زیارت حج کا ایک اہم فرض ہے ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے البتہ ۱۲ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے تک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر اس وقت تک بھی نہ کرسکے تو ۱۲ ذی الحجہ کے بعد بھی کرنا فرض ہے لیکن کفارہ کے طور پر ایک بکرا بھی ذبح کرانا پڑتا ہے۔ عورتوں کے لئے یہ رعایت ہے کہ اگر وہ بوجہ مجبوری ۱۲ ذی الحجہ کی شام تک بھی نہ کرسکیں تو مجبوری ختم ہوتے ہی فوراً" بعد بغیر کفارہ کے ادا کئے طواف زیارت کرسکتی ہے' لیکن طواف زیارت بوجہ مجبوری چھوڑ دینا نہایت ہی بڑی غلطی ہے کیونکہ ایک تو اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا دوسرے میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتے جب تک کہ یہ فرض ادا نہ ہوجائے۔ طواف وداع حج کا واجب ہے' نہ کرنے سے دم لازم ہوجاتا ہے' لیکن خواتین کو یہ رعایت ہے کہ اگر وہ طواف وداع بوجہ مجبوری نہ کرسکیں تو وہ طواف وداع سے مستثنیٰ ہیں اور انہیں کفارہ ادا نہ کرنا پڑے گا۔ چیدہ چیدہ مسائل کا ذکر کیا گیا ہے اس کے علاوہ بھی عورتوں کو عورتوں کے حج کے مسائل سے آگاہی حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔

بقیہ : مسیح قادیان

کرچکے ہیں اسے حلال' قطعاً" حلال اور مثل شیر مادر سمجھ کر درگزر کریں......ناقل)"

ایسا ہی ہر شخص جو ایسے اعتراض دل میں مخفی رکھتا ہے اس کو بھی ہم یہی قسم دیتے ہیں یہ کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جس طرح میرے دل میں ڈالتا ہے خواہ وہ لوگوں کی نظر میں صحیح ہے یا غیر صحیح' درست ہے یا غلط میں اس طرح کرتا ہوں (لٰہذا اگر خدا تعالیٰ میرے دل میں یہ ڈالے کہ اس روپیہ کو خانگی زیورات و ملبوسات میں خرچ کیا جائے تو مجھے یہی کرنا ہوگا' وہ چندہ دینے والے اس کو غلط ہی سمجھیں..... ناقل)

"پس جو شخص کچھ مدد دیکر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے ایسا حملہ قابل برداشت نہیں (کیونکہ جب ایک شخص کو مامور من اللہ سمجھ کر روپیہ دے دیا تو اس پر اسراف کا طعنہ کیا؟ وہ اسے جہاں چاہے خرچ کرے..... ناقل)......... پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے بھیڑیئے کی طرح بھی نہیں سمجھتا جن کے دلوں میں یہ بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں........ میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔" (ملفوظات ج ۷' ص ۳۲۵-۳۲۶)

عالم اسلام کے خلاف مغرب کی نظریاتی اور ثقافتی یلغار

مولانا زاہد الراشدی' سیکریٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

عالم اسلام کے خلاف مغرب کی نظریاتی اور ثقافتی یلغار' مسلم ممالک کے سیاسی' معاشی' عسکری اور سائنس و ٹیکنالوجی کے معاملات کو امریکی استعمار اور اس کے ایجنٹ اداروں کے کنٹرول میں رکھنے کی مسلسل عالمی سازشوں اور پاکستان کے داخلی معاملات میں امریکہ اور اس کے حواریوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی مداخلت نے امام ولی اللہ دہلوی' اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہم اللہ تعالیٰ کے قافلہ کے ہر باشعور شخص کو ایک عرصہ سے مضطرب اور بے چین کررکھا ہے اور اس کاروان حق و صداقت کا باہمی خلفشار اور چند برسوں سے دہشت گردوں کے ہاتھوں سینکڑوں علماء کرام اور دینی کارکنوں کی مسلسل شہادتیں جلتی پر تیل کا کام کررہی ہیں۔

اس پس منظر میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے نواسے حضرت مولانا انیس الرحمن درخواستیؒ اور ان کے بعد اہل حق کے علمی و دینی مرکز جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے سربراہ حضرت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ اور ان کے رفقاء کی شہادت نے اہل حق کو تڑپا کر رکھ دیا اور ملک کے مختلف حصوں میں اہل درد نے سرجوڑ کر بیٹھنے اور قافلہ ولی اللہی کو باہمی خلفشار اور جمود و تعطل کی اس دلدل سے نکال کر جدوجہد کی تاریخی شاہراہ پر گامزن کرنے کے لئے راستہ تلاش کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

اس سلسلہ میں ۹ نومبر ۹۷ء کو مسجد امن باغبان پورہ لاہور میں پاکستان شریعت کونسل کی دعوت پر مختلف دینی جماعتوں کے راہنما باہمی مشاورت کے لئے جمع تھے اور جناب ندیم اقبال اعوان ایڈووکیٹ کی شہادت کی تازہ خبر زہر آلود خنجر کی صورت میں دلوں میں پیوست ہوچکی تھی کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے راقم الحروف اور مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی کو مجلس سے الگ کرکے سرگوشی کے انداز میں یہ بات کی کہ اہل حق کے منتشر قافلہ کو مجتمع کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے لیکن اس کے لئے اگر جماعتی دائروں سے ہٹ کر کوشش کی جائے تو اس کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہوسکتے ہیں۔ بات معقول تھی اور اس میں سنجیدگی اور خلوص کی جھلک واضح طور پر محسوس ہورہی تھی اس لئے ہم نے بھی لبیک کہا اور پاکستان شریعت کونسل کی طرف سے طلب کردہ اجلاس کو رسمی کارروائی کے ساتھ سمیٹ کر مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری کے ساتھ اہل مسلک کے اتحاد کے لئے غیرجماعتی کوششوں میں شریک ہونے کا فیصلہ کرلیا۔

اس شام ہم تینوں نے مخدوم و محترم حضرت مولانا سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری دی اور انہیں اپنے درد دل سے آگاہ کیا' حضرت شاہ صاحب کے ساتھ مشورہ ہوا کہ ان کی طرف سے چند سرکردہ بزرگوں کو باہمی مشاورت کے لئے جمع ہونے کی دعوت دی جائے اور یہ مشاورت گکھڑ میں ہو تاکہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم بھی اس میں شریک ہوسکیں۔ حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے ۲۴ نومبر ۹۷ء کی تاریخ متعین کرکے اپنی طرف سے دعوت نامہ تحریر فرمادیا۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں گکھڑ حاضری دی تو انہوں نے بھی تائید فرمائی' چنانچہ ابتدائی مشاورتی اجلاس ۲۴ نومبر ۹۷ء کو گکھڑ میں جمعیت طلباء اسلام کے سابق راہنما حافظ ظفر یاسین بٹ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر' حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب' حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی صاحب' مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی' مولانا ظفر احمد قاسم' مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی' راقم الحروف اور دیگر حضرات نے شرکت کی' اجلاس میں طے پایا کہ مشاورت کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے اور تمام ہم مسلک حلقوں کی سرکردہ شخصیات کو اس میں شریک کرنے کی کوشش کی

جائے اس کے لئے ان سب بزرگوں کے مشترکہ دستخطوں سے ایک نیا دعوت نامہ تیار ہوا اور ۲۰ دسمبر ۹۷ء کو پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں پاکستان شریعت کونسل کے راہنما جناب عثمان عمر ہاشمی کی رہائش گاہ پر ایک نمائندہ اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کے علاوہ جمعیت علماء اسلام (ف) کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری' سپاہ صحابہؓ پاکستان کے سربراہ مولانا علی شیر حیدری' پاکستان شریعت کونسل کے سربراہ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی' جمعیت علماء اسلام (س) کے صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالرحیم نقشبندی' مجلس علماء اہلسنت کے سربراہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی' مجلس احرار اسلام کے رہنما مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا سید امیر حسین گیلانی' مولانا محمد امجد خان' مولانا قاری محمد یوسف عثمانی' مولانا ظفر احمد قاسم' ڈاکٹر غلام محمد' مولانا محمد نواز بلوچ' راقم الحروف اور دیگر حضرات نے شرکت کی جبکہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف' حضرت مولانا محمد یوسف خان مدظلہ (آزاد کشمیر)' حضرت مولانا اشرف علی (راولپنڈی)' حضرت مولانا عبدالستار تونسوی (ملتان) اور دیگر سرکردہ بزرگوں نے خطوط اور ملاقاتوں کے ذریعے اجلاس کے مقاصد کی تائید کرتے ہوئے اس کے فیصلوں سے اتفاق کا اظہار کیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام ہم مسلک جماعتوں کے تین تین نمائندوں اور دیگر سرکردہ علمی شخصیات پر مشتمل ایک "مجلس عمل" قائم کی جائے جو "مجلس علماء اسلام" کے نام سے مشترکہ مقاصد اور پروگرام کے لئے کام کرے' اس مجلس عمل کا پہلا باضابطہ اجلاس ۱۹ فروری ۹۸ء کو لاہور میں طلب کرنے کا فیصلہ ہوا تاکہ مجلس عمل کے مقاصد و اہداف اور طریق کار کا تعین کیا جاسکے اور متعلقہ جماعتوں سے رابطوں کے لئے مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری کی سربراہی میں رابطہ کمیٹی قائم کردی گئی نیز یہ بھی طے پایا کہ ۱۹ فروری ۹۸ء کو عملی مقاصد و اہداف اور پروگرام کے تعین کے بعد مجلس عمل کا باضابطہ اعلان کیا جائے گا۔

اس فیصلہ کی روشنی میں ۱۹ فروری ۹۸ء کو گلشن راوی لاہور میں گوجرانوالہ کے ایک مرحوم احرار رہنما حضرت مولانا محمد سعید کشمیری" کے نواسے کی رہائش گاہ پر مجلس عمل کا اجلاس شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی' حضرت مولانا قاضی عصمت اللہ' حضرت مولانا محمد عبداللہ' مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب' حضرت مولانا قاری محمد نذر فاروقی صاحب' حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری' حضرت مولانا مفتی غلام قادر' حضرت مولانا عبدالرؤف فاروقی' حضرت مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر' حضرت مولانا ظفر احمد قاسم' حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی' حضرت مولانا عبدالرؤف ربانی' حضرت مولانا اشرف علی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عبدالعزیز' مولانا اللہ وسایا قاسم' مولانا قاری عبیداللہ عامر' پروفیسر محمد ظفر اللہ شفیق اور دیگر بہت سے حضرات نے شرکت کی جبکہ بعض جماعتوں کے ذمہ دار بزرگوں نے خطوط اور ملاقاتوں میں اجلاس میں شرکت سے معذوری کا اظہار کرتے ہوئے پروگرام سے اتفاق کیا۔ اجلاس میں گزشتہ اجلاسوں کے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے طے پایا کہ:

۱۔ "مجلس عمل علماء پاکستان" مندرجہ ذیل پانچ مقاصد کے لئے کام کرے گی

○ پاکستان کی اسلامی نظریاتی حیثیت' وحدت' سالمیت اور خود مختاری کا تحفظ

○ ملک کے داخلی معاملات میں امریکہ اور اس کے حواری ممالک اور اداروں کی بڑھتی ہوئی مداخلت کی روک تھام

○ مغرب کی ثقافتی یلغار کا مقابلہ

○ دینی مدارس کے آزادنہ کردار اور خود مختاری کا تحفظ

○ دہشت گردی کے اسباب و عوامل کی نشاندہی اور ان کا سدباب

۲۔ باضابطہ انتخابات تک شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم مجلس عمل کے امیر ہوں گے۔

۳۔ مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری رابطہ سیکرٹری ہوں گے جبکہ ان کے ہمراہ مندرجہ ذیل حضرات مشتمل رابطہ کمیٹی کام کرے گی۔

مفتی محمد جمیل خان (کراچی)' مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی (خانپور)' مولانا اشرف علی (راولپنڈی)' مولانا عبدالرؤف فاروقی (لاہور)' مولانا مفتی غلام قادر (خیرپور)' مولانا قاری محمد نذیر فاروقی (اسلام آباد)' مولانا بشیر احمد شاد (چشتیاں)' مولانا محمد احمد لدھیانوی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (لاہور)' اور راقم الحروف ابوعمار زاہد الراشدی

۴۔ ۲۳ مارچ ۹۸ء کو لاہور میں "مجلس عمل علماء اسلام پاکستان" کے زیر اہتمام "کل پاکستان علماء کنونشن" منعقد ہوگا جس میں مجلس عمل کے پروگرام اور جدوجہد کے طریق کار کا اعلان کیا جائے گا اور مجلس عمل میں شامل جماعتوں کے قائدین خطاب کریں گے۔

۵۔ پروگرام کی تفصیلات طے کرنے کے لئے

۲۲ مارچ ۹۸ء کو لاہور میں مجلس عمل کا اجلاس ہوگا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

○ حکومت نے آئینی پیکج کے بہانے دستور کی اسلامی دفعات کو غیر موثر بنانے، قادیانی مسئلہ کو کمزور کرنے، یا توہین رسالت کی سزا کو ختم کرنے کی کوشش کی تو اس کی شدید مزاحمت کی جائے گی۔

○ دہشت گردی کے خاتمہ میں حکومت سنجیدہ نظر نہیں آتی کیونکہ جب تک حکومت اپنے جانبدارانہ طرز عمل پر نظرثانی نہیں کرتی اور دہشت گردی کے سلسلہ میں بیرونی مداخلت کے سدباب کے لئے سنجیدہ اقدامات نہیں کرتی، دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔

○ فوج کی ڈاؤن سائزنگ اور دفاعی اخراجات میں کمی ملک کے خلاف سازش ہے، اس کی شدید مخالفت کی جائے گی۔

○ نئی تعلیمی پالیسی کو اسلامی تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا اور دینی مدارس کی خودمختاری اور آزادانہ کردار کے خلاف کسی قسم کا کوئی قدم نہ اٹھانے کا واضح اعلان حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔

○ مولانا محمد اعظم طارق کی مسلسل گرفتاری اور ملک کے مختلف حصوں میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کی گرفتاریاں بلاجواز ہیں ان سب کو رہا کیا جائے۔

رابطہ سیکریٹری مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری کی مہیا کردہ فہرست کے مطابق اب تک جن جماعتوں نے "مجلس علماء اسلام پاکستان" میں شرکت کا اظہار کیا ہے، ان کے نام یہ ہیں:

جمعیت علماء اسلام پاکستان (مولانا فضل الرحمٰن)، جمعیت علماء اسلام پاکستان (مولانا سمیع الحق)، پاکستان شریعت کونسل، سپاہ صحابہؓ پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام پاکستان، تنظیم اہلسنّت پاکستان، جمعیت اشاعت التوحید والسنت پاکستان، جمعیت اہلسنّت پاکستان، مجلس تحفظ حقوق اہلسنّت پاکستان، انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ، جمعیت علماء اسلام آزاد جموں و کشمیر، وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مجلس علماء اہلسنّت پاکستان، سواد اعظم اہلسنّت پاکستان، حرکۃ الانصار، جمعیت المجاہدین

یہ ہے وہ مختصر روداد جو ۹ نومبر کو حضرت سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ کی رہائش گاہ سے شروع ہونے والی محنت کے ایک نتیجہ تک پہنچنے کے مختلف مراحل کی ضروری تفصیلات پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک اہم وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ "مجلس عمل" کوئی مستقل جماعت نہیں ہے بلکہ ہم مسلک جماعتوں کے باہم مل بیٹھنے اور مشترکہ نکات پر مشترکہ جدوجہد کے مواقع فراہم کرنے کا ایک پلیٹ فارم ہے جسے آپ زیادہ سے زیادہ متحدہ محاذ کہہ سکتے ہیں۔ اس "مجلس عمل" کا جماعتوں کے داخلی معاملات اور باہمی سیاسی کشمکش سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور "مجلس عمل" کی جدوجہد کو خالصتاً" ان دینی، نظریاتی اور مسلکی اہداف تک محدود رکھا جائے گا جو باہمی مشاورت سے طے ہوں گے۔ اس لئے کاروان ولی اللہی سے تعلق رکھنے والی تمام جماعتوں، حلقوں، علمی و دینی مراکز، شخصیات اور کارکنوں سے گزارش ہے کہ وقت کی اس آواز پر لبیک کہیں اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کی اس جماعت کو خلفشار اور جمود و تعطل کی دلدل سے نکال کر عالمی استعمار کے مقابلہ، اسلام کے غلبہ و نفاذ اور ملکی سالمیت و خود مختاری کے تحفظ کی جدوجہد میں ہراول دستے کا تاریخی کردار واپس دلانے کے لئے تمام ذہنی تحفظات و خدمات کو جھٹکتے ہوئے آگے بڑھیں تاکہ ہم اپنی دینی ذمہ داریوں کے حوالہ سے بارگاہ ایزدی کے ساتھ ساتھ اپنے عظیم اکابر و اسلاف کے سامنے سرخروئی کا کوئی بہانہ تلاش کر سکیں۔

بقیہ : ڈاکٹر حبیب اللہ مختار

عشق تھا ان کی کتابوں کے مطالعہ سے بھی عشق و محبت تھی انگریزی دواؤں سے متنفر تھے۔

اللہ تعالیٰ اس خاندان کی حفاظت فرماوے حضرت شیخ بنوریؒ کی دونوں صاحبزادیوں پر خصوصی رحم و کرم فرما کر صابرین کی جماعت میں شمار کرے حضرت شیخ بنوریؒ نے ایسے داماد منتخب کئے تھے کہ ہر ایک کامل ولی علم کا سمندر اخلاص و محبت کے مجسمے اور تقویٰ، دیانت، امانت، صداقت سے مزین تھے۔ اسی طرح حضرت مولانا محمد طاسین صاحب مدظلہ کی عمر میں برکت کرے ان کا سایہ شفقت تادیر ہمارے سروں پر قائم دائم رکھے۔ (آمین)

پروفیسر منزہ خانم‘ اسلام آباد

ملکیّت قرآن وسنّت کی روشنی میں

حق ملکیت......ایک امانت:

پچھلے باب میں ہم نے جن بنیادی افکار پر بحث کی ہے۔ اس سے اسلام کے تصور ملکیت کی ایک واضح تصویر سامنے آتی ہے جس میں سب سے اہم بات یہ ہے:

کائنات کی کوئی چیز بھی اصلاً" انسان کی ملکیت نہیں ہے ایک حقیر ذرے سے لیکر کائنات کی بڑی سے بڑی چیز تک کسی بھی چیز پر انسان کو مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ انسان اپنی جان‘ زندگی اور اعضائے بدن کا خود مالک نہیں ہے‘ یہی وجہ ہے کہ کسی شخص کو یہ استحقاق نہیں کہ اپنی جان تلف کردے‘ کسی کو پیشگی اپنا خون معاف کردے بلکہ اگر کسی شخص کی زمین میں زائد از ضرورت گندم پیدا ہوئی ہے تو اسے یہ حق نہیں ہے کہ اپنی زمین کی گندم جلاڈالے‘ سمندر میں پھینک دے یا کسی اور طریقے سے ضائع کردے‘ کیونکہ قرآن حکیم کی رو سے انسان کی جان‘ اعضاء جوارح‘ قوتیں اور صلاحیتیں‘ مادی اسباب ووسائل سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے اور انسان کے پاس بطور امانت ہے۔ قرآن نے ملکیت الٰہی کے تصور کو وضاحت سے اجاگر کیا ہے

للہ مافی السمٰوت وما فی الارض (البقرہ)

ترجمہ "آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے۔"

قل لمن الارض ومن فیھا ان کنتم تعلمون‘ سیقولون للہ (المومنون) ترجمہ "پوچھیے زمین اور اس کی ساری موجودات کس کی ہیں‘ بتاؤ اگر تمہیں علم ہے‘ وہ جواب دیں گے‘ سب کچھ اللہ کا ہے۔"

قل من بیدہ ملکوت کل شئی......... سیقولون للہ (المومنون) ترجمہ "پوچھیے کہ سب چیزوں کی حکمرانی کس کے ہاتھ میں ہے‘ وہ جواب دیں گے‘ اللہ کے ہاتھ میں۔"

افرائیتم ماتحرثون‘ ئانتم تزرعونہ ام نحن الزارعون......... افرائیتم النار التی تورون‘ ئانتم انشاتم شجرتھا ام نحن المنشئون (الواقعہ) ترجمہ "تم نے اپنی کھیتوں پر غور کیا؟ کیا اسے تم اگاتے ہو یا اس کے اصل اگانے والے ہم ہیں‘ کیا تم نے آگ پر غور کیا جسے تم سلگاتے ہو‘ کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں۔"

قرآن حکیم نے جہاں کہیں بھی انفاق کا حکم دیا وہاں اس امر سے بھی انسانوں کو آگاہ کردیا کہ جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو وہ درحقیقت تمہارا مال نہیں بلکہ وہ اللہ کا مال ہے جو اس نے تمہارے سپرد کیا ہوا ہے‘ گویا تمہاری حیثیت ایک امین‘ نائب یا وکیل کی ہے تم نے اس مال کو اسی طرح تصرف میں لانا ہے جس طرح اس کے اصل مالک کا حکم ہے سورۃ البقرہ کے آغاز میں ہی متقین کی صفات کے تذکرے میں کہا گیا ہے:

ومما رزقنھم ینفقون (البقرہ)

ترجمہ "اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

نیز فرمایا:

واتوھم من مال اللہ الذی اتاکم (سورہ نور)

ترجمہ "اور انہیں اللہ کے اس مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہوا ہے۔" وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ (الحدید)

ترجمہ "اللہ نے جن اموال پر تمہیں نائب بنایا ہے‘ ان میں سے خرچ کرو۔"

اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اپنا مال سمجھنا‘ اپنی صلاحیتوں‘ قوت‘ علم اور استعداد کے نتائج قرار دے کر اس میں من مانے تصرفات کرنا درحقیقت عذاب خداوندی کو دعوت دینا ہے۔ قرآن حکیم نے قوم شعیب علیہ السلام کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں حضرت شعیب علیہ السلام پر یہ اعتراض تھا کہ وہ ان کے ذاتی اموال میں اپنی طرف سے تصرفات کیوں تجویز کرتے (سورہ ہود)۔ قارون کے بے حساب مال و دولت اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے فخر و غرور کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد اس کی سب سے بڑی خرابی یہ بتائی کہ وہ اس بے پناہ دولت کے بارے میں کہتا تھا انما اوتیتہ علی علم عندی (القصص)

ترجمہ "جو کچھ مجھے ملا ہے میری ذاتی قابلیت اور لیاقت کی بناء پر ملا ہے۔"

قرآن حکیم نے اور کئی ایک مقامات پر واقعات اور تمثیلات کے حوالے سے حقوق ملکیت کے بارے میں انسان کی غیر حقیقت پسندانہ روش' بے قید اختیارات کا دعویٰ اور کلی مالکانہ تصرف کی خواہش کو نہ صرف مسترد کیا بلکہ اسے شرک کے مترادف قرار دیا۔ (تفصیلات کے لئے دیکھئے سورہ قلم' اور سورہ کہف)

ملکیت بطور وراثت:

انسان کو مال کے بارے میں جو تصرفات کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں ان کے لئے قرآن حکیم نے "وراثت" کا لفظ استعمال کیا ہے

ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ (سورہ الاعراف)

ترجمہ "زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے۔"

وراثت میں جو سب سے بڑی حقیقت پوشیدہ ہے وہ یہ ہے کہ وراثت انسان کو اپنے آباء و اجداد سے ملتی ہے گویا وہ اس کی خود پیدا کردہ چیز نہیں بلکہ اسے کسی دوسرے سے ملی ہے' یہی بات زمین اور وسائل زمین میں ہے کہ یہ انسان کی خود پیدا کردہ نہیں ہے بلکہ اسے کسی اور سے ملی ہے۔ اس کے لئے قرآن حکیم نے خلیفہ اور مستخلفین کی اصطلاح بھی استعمال کی ہے۔ نیز وراثت کے بارے میں یہ امر بھی مسلم ہے کہ انسان نے ایک دن اسے اپنے ورثاء کے لئے چھوڑ جانا ہے' گویا وراثت کا لفظ استعمال کرکے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا کہ یہ وسائل تم سے پہلے کسی اور کے تصرف میں تھے اور تمہارے بعد کسی اور کے تصرف میں ہوں گے۔ تھوڑے دنوں کے لئے تمہیں حق تصرف دیا گیا ہے تاکہ تمہاری آزمائش کی جائے کہ تم اسے کس طرح استعمال کرتے ہو۔

تصرف کے یہ اختیارات جنہیں مجازاً انسان کا حق ملکیت بھی کہہ دیتے ہیں انسانی زندگی کا مقصد نہیں بلکہ انسانی زندگی کا مقصد اللہ نے متعین کردیا ہے (سورہ الذاریات) انسان کے مالکانہ حقوق و اختیارات اسی بڑے مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ قرآن حکیم نے مال کے بارے میں بہت وضاحت سے احکام بیان کئے ہیں جن پر اگلے باب میں گفتگو ہوگی۔

حقوق ملکیت میں فرد اور اجتماع کی رعایت:

اسلامی قانون ملکیت میں فرد اور اجتماع دونوں کی بھلائی' اصلاح اور خیرخواہی پیش نظر رکھی گئی ہے۔ فرد اور اجتماع کے حقوق میں اس قدر توازن ہے کہ فرد کو مکمل تحفظ دیا گیا ہے بشرطیکہ اس کے حق ملکیت سے معاشرے کو نقصان نہ پہنچے اور معاشرے کو مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں بشرطیکہ ان کی وجہ سے فرد کے مفادات متاثر نہ ہوں گویا جہاں کسی فرد کی ملکیت کسی دوسرے فرد یا معاشرے کے نقصان کا باعث ہو تو معاشرے کو اپنے اختیارات کے استعمال کی آزادی ہوتی ہے جبکہ معاشرے کے اختیارات کسی فرد کے بنیادی حقوق کو متاثر کرنے کا باعث بن رہے ہوں تو ان اختیارات کو محدود کردیا جاتا ہے۔ اسلام نے انتہائی جامع الفاظ میں یہ اصول بیان کیا ہے:

لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام (مسند احمد عن ابن عباس)

ترجمہ "اسلام میں نہ اپنا نقصان نہ کسی دوسرے کا۔"

افراد کے باہمی حقوق میں توازن:

اس بنیاد پر امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک گھر والوں سے پانی مانگا' انہوں نے پانی نہ دیا اور وہ شخص پیاس سے مر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے خون کی ذمہ داری اس گھر پر ڈال کر ان سے دیت دلائی (مسند احمد)

اس واقعہ کا دوسرا پہلو دیکھا جائے تو وہ یہ ہے کہ پانی اس گھر کی ملکیت تھا۔ اور مسافر کا پانی میں حق ملکیت نہیں تھا' اہل خانہ کو اپنی ملکیت کے تحفظ اور کسی بھی دوسرے شخص کو اس کے استعمال سے روکنے کا استحقاق تھا لیکن اسلامی قانون "چھوٹے نقصان کو برداشت کرکے بڑا نقصان دور کیا جائے" اس امر کا متقاضی ہے کہ انتہائی ضرورت کے وقت حق ملکیت کا تقدس ختم کرکے مال غیر میں تصرف کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی قانون ملکیت اراضی میں شفعہ کا جواز اسی اصول کی بناء پر ہے کہ ایک شخص جو کسی زمین یا مکان کی ملکیت میں شریک ہے یا اس کا ہمسایہ ہے زمین یا مکان کی قیمت ادا کرکے بائع اور مشتری کی مرضی کے خلاف اس جائیداد کا مالک ہوجاتا ہے۔ جب کہ معاہدات اور کسی دوسرے کی مملوکہ شے میں تصرف کے بارے میں اصول یہ ہے کہ معاہدات کی بنیاد دو طرفہ آزادانہ رضا مندی ہے' یہ اصول درج ذیل آیت قرآنی سے ماخوذ ہے:

یاایھا الذین آمنو لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم (سورہ النساء)

ترجمہ "ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ ہاں یہ کہ تمہارے درمیان باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔"

شفع میں ایک شخص اپنی رضامندی سے ایک غیر منقولہ جائیداد دوسرے فرد کے پاس باہمی رضامندی سے فروخت کرتا ہے۔ درمیان میں ایک شخص کود پڑتا ہے جسے نہ تو بائع اپنی جائیداد دینا چاہتا ہے اور نہ مشتری اپنی خرید کردہ جائیداد

سے اس کے حق میں دست بردار ہونا چاہتا ہے۔

لیکن اس وجہ سے وہ جائیداد میں شریک ہے یا پڑوسی ہے اور مشتری کے حق ملکیت کی وجہ سے اسے نقصان ہونے کا احتمال ہے۔ اسلامی قانون ملکیت نے اسے یہ حق دیا ہے کہ وہ مشتری کو اس کی قیمت ادا کرکے جائیداد کی ملکیت اور قبضہ حاصل کرلے کیونکہ اس صورت میں ایک ایسے فرد کا شریک جائیداد ہوجانا جسے شفیع شریک نہیں کرنا چاہتا باعث ضرر ہے اور مشتری کا کوئی جائیداد خرید سکنا ضرر نہیں بلکہ عدم نفع ہے اور ضرر سے بچاؤ زیادہ ضروری ہے بہ نسبت اس کے کسی شخص کو نفع کو یقینی بنایا جائے۔ اس اصول کے پیش نظر کہ چھوٹے نقصان کو برداشت کرکے بڑے نقصان سے بچنا ضروری ہے۔ شفعہ کو جائز قرار دیا گیا ہے (تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو ہدایہ' کتاب الشفعہ' بدایۃ المجتہد' کتاب الشفعہ' الفقہ علی المذاہب الاربعہ' کتاب الشفعہ' الفقہ الاسلامی روایتہ' کتاب الشفعہ)

اسی بنیاد پر رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے جب تک اسے اجازت نہ دے دی جائے۔" (بخاری' کتاب البیوع)

عام قوانین کی روشنی میں فروخت کنندہ کو اختیار ہے کہ جب تک معاہدہ بیع مکمل نہیں ہوتا وہ کسی بھی پیشکش کرنے والے کی پیشکش قبول کرے اور کسی بھی شخص کو سوداکاری کی اجازت ہو۔ اسی طرح جب تک نکاح نہیں ہوجاتا کوئی شخص کسی بھی جگہ پیغام نکاح بھیج سکتا ہے لیکن اس قانون کے روبہ عمل آنے کے نتیجے میں دلوں میں کدورتیں اور معاشرے میں لڑائی جھگڑے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اس سے منع کردیا گیا۔

یحییٰ بن آدم القرشی نے بیان کیا ہے کہ ضحاک بن خلیفہ انصاری کی زمین تھی اس میں پانی پہنچانے کے لئے محمد بن مسلمہ کے باغ سے پانی گزارنا پڑتا تھا اور محمد بن مسلمہ اس کی اجازت نہیں دیتے تھے جس کے نتیجے میں ضحاک کی زمین بنجر ہورہی تھی۔ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا' آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلاکر پوچھا "کیا اس میں تمہارا کوئی نقصان ہے؟" انہوں نے کہا نہیں

آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ سنادیا

"اللہ کی قسم اگر پانی گزارنے کے لئے تمہارے پیٹ کے سوا اور کوئی دوسرا نہ ہو تو میں تمہارے پیٹ پر سے گزار دوں گا۔" (کتاب الخراج)

امام شافعی نے اصول کے پیش نظر یہ قاعدہ وضع کیا ہے کہ اباحت اور ضمان جمع نہیں ہوسکتے۔ اگر شارع کی طرف سے کسی کام کے کرنے کی کسی خاص حالت میں اجازت ہو اور کوئی شخص اضطراری حالت میں وہ کام کرگزرے تو اس پر ضمان نہیں ہے۔ مثلاً" اگر کسی شخص پر کسی دوسرے کا اونٹ حملہ آور ہوجائے اور وہ اس سے جان بچانے کے لئے اسے قتل کردے تو اسے اونٹ کا تاوان نہیں دینا پڑے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو مسلمان پر تلوار سونتے اس کا خون مباح ہے۔" (بحوالہ فتح القدیر)

اگر کوئی شخص بھوک سے مضطر ہوکر کسی دوسرے کا کھانا کھاجاتا ہے تو اسے اس کی قیمت نہیں دینا پڑے گی۔

حنابلہ کی رائے اس ضمن میں یہ ہے کہ تلف کرنے والا تلف ہونے والے کی اذیت سے محفوظ رہنے کے لئے اسے تلف کردیتا ہے تو ضمان نہیں ہے اور اگر تلف کرنے والا اپنی تکلیف دور کرنے کے لئے کسی چیز کو تلف کرتا ہے تو ضمان واجب ہے۔ پس حملہ آور اونٹ کے قتل پر ضمان نہیں ہے لیکن کسی دوسرے کا کھانا حالت اضطرار میں کھاجانے پر ضمان ہے۔ البتہ احناف کے نزدیک اضطرار سے دوسرے کا حق باطل نہیں ہوتا۔ (محمد سلام مذکور' المدخل للفقہ الاسلامی' تاریخہ و مصادرہ و نظریاتہ العامتہ' دارالنہضتہ العربیہ القاہرہ)

ان مثالوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے حق فرد کے تحفظ کے سلسلے میں دوسرے فرد کے حقوق کی بھی رعایت کی ہے اور اس میں اصول یہ رکھا گیا ہے کہ اگر ایک شخص کی ملکیت دوسرے کے ضرر کا باعث ہو تو اس کی ملکیت ختم کی جاسکتی ہے اس اصول کی بنیاد ابوداؤد کی مندرجہ ذیل روایت ہے:

سمرہ بن جندب کی ایک کھجور ایک انصاری کے احاطے میں تھی' حضرت سمرہ اور ان کے اہل خانہ کھجوریں توڑنے آتے تو انصاری کو زحمت ہوتی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے سمرہ کو بلاکر کہا کہ کھجور فروخت کردو۔ وہ نہ مانے' آپ ﷺ نے فرمایا کاٹ دو' انہوں نے انکار کردیا' آپ ﷺ نے فرمایا ہبہ کردو اور اس کا بدلہ جنت میں لے لو' انہوں نے قبول نہ کیا تو آپ ﷺ نے کہا کہ تم نقصان پہنچارہے ہو اور انصاری کو حکم دیا کہ جاؤ اور اس کی کھجور کاٹ دو۔

حقوق فرد اور حق اجتماع میں توازن:

اجتماعی زندگی کا صحت مند نظام فرد کی ترقی اور خوش حالی کا ضامن ہے۔ اجتماعی نظام کے بغیر فرد کی شخصی نشوونما اور انفرادی زندگی کی تکمیل ممکن ہی نہیں۔ نظریہ معاہدہ عمرانی کے آغاز و ارتقاء کی تعبیرات میں مغربی اور اسلامی مفکرین میں اختلافات کے باوجود بنی نوع انسان کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حقوق و فرائض کا فطری نظام جس سے انسان کی حیات اور دنیوی زندگی کی بقا و ارتقا

وابستہ ہے اجتماعی نظام کے بغیر ممکن نہیں۔

قرآن حکیم نے اجتماعی نظام کو اہمیت دیتے ہوئے جابجا انفرادی تخاطب کے بجائے اجتماع کو مخاطب کیا اور یاایھاالناس (اے لوگو) یا ایھاالذین آمنوا (اے ایمان والو) کے عمومی خطابات کاانداز اختیار کیا۔ پھر حقوق و فرائض کے تعین اور ادائیگی کے حکم میں بھی جمع کے صیغے استعمال کئے مثلاً" اقیموالصلوۃ' اتوالزکوۃ' لاتاکلوا الربوا' لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وغیرہ بے شمار آیات میں توامرو نواہی کے لئے اجتماع کو ہی مخاطب بنایا گیا ہے۔

اس سے بھی زیادہ واضح انداز میں بعض آیات میں اجتماع کی اہمیت' اجتماعی زندگی اور اجتماعی نظام کے ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا ہے مثلاً" کنتم خیر امته اخرجت للناس تامرون بالمعروف تنهون عن المنكر وتومنون باللّٰہ(آل عمران)

ترجمہ "تم جو انسانوں کی فلاح کے لئے وجود میں لائے گئے ہو' بہترین امت ہو' تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو' خرابیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"

ولتكن منكم امته يدعون الى الخير يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويسارعون فى الخيرات(آل عمران)

ترجمہ "تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو اچھائیوں کی طرف بلائے' بھلائی کا حکم دے' برائیوں سے روکے اور اچھے کاموں کی طرف بھاگ کر جائے۔"

واعتصموابحبل اللّٰہ جمیعا" ولاتفرقوا(آل عمران)

ترجمہ "تم سب ایک ساتھ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقوں میں نہ بٹو۔"

اطیعوا اللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم(النساء)

ترجمہ "تم سب اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے اولوالامر کی۔"

ان تمام آیات کا تقاضا یہ ہے کہ فرد کی شخصی زندگی کی تکمیل اجتماعی نظام کے بغیر ناممکن ہے۔ پس اسلام نے اپنے نظام حیات میں حق فرد اور حق اجتماع میں مکمل توازن قائم کیا ہے۔

اسلامی تاریخ میں کئی ایک بہت نمایاں مثالیں موجود ہیں۔

اسلامی تاریخ کے ابتدائی عہد میں یہ دستور تھا کہ مفتوحہ علاقے اور مال غنیمت فوجیوں میں تقسیم کردیئے جاتے تھے لیکن جب دجلہ اور فرات کا درمیانی زرخیز علاقہ فتح ہوا تو حضرت عمرؓ کی رائے یہ ہوئی کہ یہ مفتوحہ علاقہ افراد میں تقسیم کرنے کے بجائے اجتماعی ضرورتوں کی کفالت کے لئے مختص کردیا جائے۔ صحابہ میں اس مسئلے پر دو فریق ہوگئے بعض صحابہ نے حضرت عمرؓ کی رائے سے اتفاق کیا جب کہ دوسرے صحابہ کی رائے یہ تھی کہ یہ مفتوحہ علاقہ اراضی بھی مال غنیمت میں ہے اور مال غنیمت کے بارے میں قرآن حکیم کا حکم

ترجمہ "جان لو کہ جو چیز تم غنیمت میں پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے ہے اور رسول کے لئے اور قرابت داروں کے لئے اور یتیموں' مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔"

(سورہ الانفال)

اس کا تقاضا یہ ہے کہ خمس کے علاوہ باقی تمام مال مجاہدین میں تقسیم کردیا جائے۔ حضرت عمرؓ کا استدلال یہ تھا کہ اگر یہ زمین مجاہدین میں تقسیم کردی گئی تو اس کے نتیجے میں بڑی بڑی جاگیرداریاں وجود میں آجائیں گی اور سرکاری خزانے میں دفاعی اور دوسرے اخراجات کی کفالت کے لئے ٹیکس آنے کے ذرائع محدود ہوجائیں گے۔ اس کے برعکس اگر یہ زمینیں اصل مالکوں کے پاس رہنے دی جائیں اور ان پر جزیہ اور خراج عائد کردیا جائے تو اس طرح سرکاری خزانے کے ذرائع آمدنی میں اضافہ ہوگا اور فوجیوں کی تنخواہوں کی ادائیگی' اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے لشکروں کی تیاری اور دفاعی و رفاہی اخراجات کی کفالت ممکن ہوگی۔

اس مسئلہ پر تین دن تک گفتگو جاری رہی' دو طرفہ دلائل دیئے جاتے رہے اور بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر حضرت عمرؓ نے اپنے موقف کی تائید میں سورۃ الحشر کی آیات پیش کیں جو مال کی تقسیم سے متعلق ہیں جن میں کہا گیا ہے:

"مال فی اللہ اور رسول کا' قرابت داروں' یتامیٰ' مساکین اور مسافروں کا حق ہے تاکہ وہ دولت مندوں میں گردش نہ کرتا رہے...... نیز ان فقراء مہاجرین کا حق ہے جو اپنے گھربار سے نکال دیئے گئے تھے...... اور ان لوگوں کا حق ہے جو پہلے سے دارالہجرت میں رہتے تھے اور انہوں نے مہاجرین سے محبت کی اور انہیں اپنے آپ پر ترجیح دی....... اور ان لوگوں کا بھی جو ان کے بعد آئیں گے۔"(سورہ الحشر)

ان آیات میں مال کی تقسیم کا یہ اصول دیا گیا ہے کہ وہ مختلف ضرورت مند طبقوں میں اس طرح تقسیم کردیا جائے کہ وہ دولت مندوں میں گردش نہ کرتا رہے اور آئندہ کی کفالت کی ضرورتیں پوری کرے۔

چنانچہ حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق اتفاق رائے ہوگیا۔ اس فیصلے کے پس منظر میں جو اصلی حکمت عملی کار فرما تھی وہ یہی تھی کہ جماعتی مصلحت کو انفرادی مصلحت پر ترجیح دی جائے اور اس کا اظہار حضرت عمرؓ نے ان الفاظ میں کیا تھا:

"اگر عراق کی زمینیں اپنے تمام وسائل سمیت تقسیم کردی جائیں اور شام کی اراضی تمام وسائل سمیت تقسیم کردی جائیں تو سرحدوں کی حفاظت کیسے ہوگی؟ ان علاقوں کے یتامی اور بیوگان کی کفالت کے لئے وسائل کہاں سے آئیں گے بلکہ تمام بڑے شہروں مثلاً" شام' الجزائر' کوفہ' بصرہ اور مصر وغیرہ کو تقسیم کردیا گیا تو عسکری اور دفاعی وسائل کہاں سے مہیا کئے جائیں گے؟" (ابو یوسف "کتاب الخراج)

اجتماعی ضرورتوں کے لئے انفرادی ملکیت کے خاتمے کا اصول ایک مسلمہ قاعدہ ہے۔ مثلاً" اگر کسی علاقے کی اجتماعی ضرورت کے لئے سڑکیں' پل' نہریں' مساجد اور ہسپتال وغیرہ بنوانے کے لئے انفرادی ملکیت ختم کرنا پڑے تو اس کا معاوضہ دے کر انفرادی ملکیت جبراً" بھی ختم کی جاسکتی ہے۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد حرام کی توسیع کے لئے کئی افراد کو ان کی زمینوں اور مکانوں کا معاوضہ دے کر ان سے زمینیں لے کر مسجد میں شامل کردیں اور یہی عمل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی ہوا۔ وہ لوگ جو بخوشی اپنی جائیدادیں دینے پر تیار نہ ہوئے ان سے زبردستی وہ جگہیں حاصل کرلی گئیں جن کا حصول مفاد عامہ کے لئے ضروری تھا۔ (ایضاً")

تجدید ملکیت کا اسلامی قانون اسی اصل کی بنا پر ہے کیونکہ اگر غیر محدود ملکیت کے نتیجے میں عام لوگوں کا استحصال ہونے لگے اور بڑے بڑے جاگیردار یا صنعت کار لوگوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاکر کم اجرت پر لوگوں کو کام پر لگائیں اور اپنی پیداوار کی من مانی قیمتیں وصول کرنے لگیں تو اسلامی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ ملکیت کی حد بندی کرتے ہوئے بڑے بڑے زرعی اور صنعتی یونٹوں پر پابندی عائد کردے تاکہ ظلم واستحصال کا خاتمہ ہوسکے۔

اس بنا پر اسلام نے احتکار کو منع کیا ہے اور (قیمتیں مقرر کرنے) کی اجازت دی ہے۔ چونکہ احتکار کے ذریعے ایک فرد اپنی ملکیت کے حقوق و اختیارات کو معاشرے کے خلاف استعمال کرتا ہے اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المحتکر خاطئی (احتکار کرنے والا گناہ گار ہے) من احتکر فلیس منا (مسلم کتاب' المساقات) (جو احتکار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے)

اسی طرح من مانی قیمتیں وصول کرنے اور من پسند کرائے مقرر کرنے اور وصول کرنے پر پابندی عائد کرکے زمینوں' مکانوں اور سواریوں وغیرہ کے کرائے مقرر کردینا درست ہے۔ اس طرح اگرچہ فرد کی انفرادی ملکیت کا تقدس مجروح ہوتا ہے لیکن جہاں فرد کی ملکیت معاشرے کے نقصان کا باعث ہو وہاں بڑے نقصان کو دور کرنے کے لئے چھوٹا نقصان برداشت کرنا اسلام کے قانون اعتدال و توازن کا حصہ ہے۔

حق ملکیت کے مقاصد:

ملکیت کے اختیارات یا تحفظ ملکیت اسلام کے حوالے سے کوئی مقصد نہیں ہے بلکہ اسکے مقاصد بھی انسانی زندگی کے عمومی مقاصد سے وابستہ ہیں۔ کیونکہ کائنات کی ہر چیز انسان کو زندگی دینے اور زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے مصروف عمل ہے۔ اس لئے مال اور ملکیت کے مقاصد بھی یہی قرار پائیں گے کہ وہ انسان کو زندگی کی سہولتیں فراہم کریں اور جو مقصد انسانی حیات کا ہوگا وہی ملکیت کا مقصد بھی قرار پائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید اور حدیث نے ان مقاصد کی نشان دہی کی ہے۔ ارشاد ربانی ہے اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاما (سورہ النساء)

ترجمہ "تمہارے مال جن کو اللہ نے تمہاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔"

ولقد مکنکم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش (سورہ الاعراف)

ترجمہ "ہم نے تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لئے اس میں سامان زیست پیدا کیا۔"

دوسری جگہ اس کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا:

کلو من رزق ربکم واشکروا لہ (سورہ سبا)

ترجمہ "اپنے رب کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔"

وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (سورہ توبہ)

ترجمہ "اپنی جان اور مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مال اور ملکیت کی اس حیثیت کو مختلف عنوانات سے واضح فرمایا:

ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ہم نے مال اس لئے دیا ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے' جبکہ ابن آدم کی حرص کا یہ عالم ہے کہ اگر اس کے پاس ایک وادی مال سے بھی ہوئی ہو تو وہ دوسری اور دو ہوں تو تیسری کا آرزو مند ہوگا۔ ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے' ہاں جو اللہ کی طرف رجوع کرے تو اللہ اسے معاف کردیتا ہے۔" (مسند احمد بن حنبل)

نیز آپ نے فرمایا:

نعم العون علی تقوی اللہ المال (کنز العمال)

ترجمہ "اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے میں مال بڑا اچھا مددگار ہے"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے بارے میں فرمایا "جو شخص اس کو جائز طریقے سے کمائے اور حق کے مطابق خرچ کرے تو اس کے لئے یہ بہت اچھا مددگار ہے۔" (مسلم' کتاب الزکوۃ' باب تخوف مایخرج من

باقی صفحہ ۲۶ پر

جناب فضل اللہ

رئیس العلماء والاتقیاء حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ شہید

مدیر جامعۃ الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی جس میں تقریباً ۳۵-۴۰ ملکوں کے طلبہ کرام پڑھتے ہیں اور مولانا مرحوم کی زیر نگرانی آٹھ دس دوسرے دینی ادارے چلتے تھے۔ ایک علمی ادارہ مدرسۃ البنات بھی ان کی زیر نگرانی تھا جس میں کافی تعداد میں بچیاں علمی پیاس بجھاتی تھیں۔ حضرت مرحوم ایک عجیب قسم کے مربی تھے بچیوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

طلبہ کرام سے انتہائی شفقت و محبت کے باوجود نگرانی میں چشم پوشی نہیں کرتے تھے حضرتؒ ایک بلند مایہ ناز محدث، مفسر اور فقیہ تھے۔ وہ علوم عقلیہ اور نقلیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے حضرتؒ سالک بھی تھے، سلوک کے منازل طے کرکے حضرت مولانا عبدالعزیزؒ صاحب قدس سرہ رائے پوری نے خلافت سے نوازا تھا۔

حضرتؒ ایک خلیق متواضع مخلص متقی اور ملنسار انسان تھے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ تھے وہ ایک مصنف و مؤلف اور ادیب تھے، آپ کی تصنیفات عام فہم دقائق و غرائب سے مملو تھیں دل چاہتا تھا کہ ہروقت ان کی تصنیفات کے مطالعہ میں لگا رہوں۔

گرانمایہ تصنیفات ہونے کے ساتھ ساتھ ایک رجسٹر تیار کیا تھا جس میں دیگر علماء کرام کے سوا بندہ گنہگار کا نام بھی درج تھا۔ رجسٹر میں درج اسمائے گرامی والے علماء کرام کو ہر جدید اپنی تصنیف مفت ملتی تھی، سخاوت کی انتہاء اور نظم و ضبط مثالی تھا ادارے کو ایسے کنٹرول میں رکھا تھا کہ ادارے کے ہر استاد انتہائی محبت وپابندی سے پڑھاتے تھے طلبہ کرام کی حاضری کا نہایت اہتمام کرتے تھے۔ ان کے شاگرد اور ادارے کے فیض یافتہ علماء کرام پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حضرتؒ کی شہادت پر پوری دنیا کے مسلمان خصوصاً علماء کرام، مشائخ عظام اور طلبہ کرام حسرت و افسوس کرکے رورہے ہیں مدارس میں قرآن پاک کی ختمات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ علماء کرام اور سالکین ایسے یتیم ہوگئے کہ قیامت تک ایسا مشفق و مہربان شیخ نہیں ملے گا۔

ضلع کی مروت میں حضرتؒ کی شہادت پر تمام مدارس بند ہوگئے۔ علماء کرام، طلبہ کرام اور دیندار لوگوں نے بالاتفاق ایسا فقید المثال مظاہرہ کیا اور تعزیتی جلسہ منعقد کیا کہ کی مروت کی تاریخ میں ایسا کامیاب مظاہرہ اور جلسہ نہ ہوا ہے اور نہ آئندہ امید ہے۔ جلسہ میں تمام شرکاء گڑگڑا کر رورہے تھے عالم و طالب، خواص و عام مقتدی و مقتدی، سالک و شیخ، حاکم و محکوم سب گریہ کناں اور سربگریباں حیران و سرگرداں تھے آسمان گریہ کناں اور زمین افسردگی میں ڈوبی ہوئی گویا ساری کائنات پر ایک اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

تفصیلات کو دل چاہتا ہے لیکن رسائل والے طوالت اور زیادہ ہونے کا معذرت پیش کریں گے۔

حضرتؒ کی زندگی پر ضخیم کتاب تحریر کی جاسکتی ہے اللہ کریم مرحوم کی صالحہ عابدہ اہلیہ مدظلہا اور صاحبزادگان، صاحبزادیوں اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل اور اجر جزیل نصیب فرمادیں۔ حضرتؒ امام العصر حضرت علامہ بنوریؒ کے داماد تھے۔ کئی بار خصوصی مجالس میں ایسے واقعات بیان کئے جو کہ حضرت شیخ بنوریؒ سے والہانہ عشق و محبت کا نمونہ تھا۔

ایک بار اپنی جوانی اور دیوانگی کے واقعات ایک دن ذکر فرمائے فرمایا کہ میں نے ایک دن حضرت شیخ بنوریؒ سے ایک جوڑا کپڑا مانگا آپ نے نیا جوڑا کپڑا عنایت فرمایا، میں نے واپس کیا، پھر دھلا ہوا کپڑا عنایت فرمایا میں نے وہ بھی واپس کیا اور کہا کہ جو کپڑا آپ کے بدن سے لگا ہوا ہو اس کو اتار کر مجھے دیتا ہے۔ میرے مطالبات عجیب قسم کے ہوتے تھے۔ پھر وہ کپڑا عنایت فرمایا جو کہ اب تک میرے پاس محفوظ پڑا ہے شاید کفن کے لئے رکھا ہوا ہو۔ بیماری اور آرام کو میں جانتا بھی نہ تھا ساری رات مطالعہ میں گزر جاتی ایک دفعہ بخار میں پڑا تھا مجھے مطالعہ سے منع کیا گیا، لیکن میں نے کسی کی نہ مانی سخت بیمار، بخار میں مطالعہ میں لگارہا۔ حضرت شیخ بنوریؒ سے

باقی صفحہ ۵ پر

ضلع ٹھٹھہ قادیانیت میں

حافظ محمد سلیم عاطف وروی

(سروے رپورٹ) گزشتہ چند برسوں سے ضلع ٹھٹھہ میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں ٹھٹھہ کی پسماندگی' بیروزگاری' مہنگائی' غربت و افلاس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے خدمت خلق کے نام پر ٹھٹھہ کے مختلف شہروں اور دیہات میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں تیز کردی ہیں' قادیانیوں نے ملازمت' شادی' علاج و معالجہ کا جھانسہ دیکر کئی مسلمانوں کو قادیانی بنا چکے ہیں۔ واضح رہے یہ وہی ٹھٹھہ ہے جس کو ہنوز مدینتہ الاولیاء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس کو باب الاسلام کا اعزاز حاصل ہے اور یہ وہی ٹھٹھہ ہے جو ماضی میں علم و عرفان کا مرکز رہا ہے نیز صرف ٹھٹھہ شہر میں دینی علوم کے چار سو مدارس تھے جن کے فیض سے نہ صرف عجم بلکہ عرب بھی فیضیاب ہوا اور ان دینی درسگاہوں کے فضلاء نے دنیا بھر میں توحید و سنت کا ڈنکا بجایا تھا مگر افسوس صد افسوس! بدقسمتی سے آج یہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی رحمتہ اللہ علیہ کا ضلع بدعت و شرک کی بھینٹ چڑھ چکا ہے اصل علم اور اصل حق کی پہچان ختم ہوچکی ہے یہاں تک کہ اب تو ٹھٹھہ میں قادیانیت جیسا بدبودار ناسور بھی رسنے لگا ہے جس کے تعفن سے پورے ضلع ٹھٹھہ کی فضاء متعفن ہوچکی ہے جس کی وجہ سے ضلع ٹھٹھہ کے مذہبی حلقوں میں سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے اور ناموس رسالت کے پروانوں کے دلوں میں نفرت قادیانیت کا لاوا پک رہا ہے جو کسی بھی وقت آتش فشاں کی صورت اختیار کرسکتا ہے' جمعیت علماء اسلام اور دیگر مذہبی تنظیموں نے ان کا تعاقب شروع کردیا ہے لیکن اس تشویشناک صورتحال کے جاننے باوجود ضلع ٹھٹھہ کی انتظامیہ خاموش تماشائی والا کردار ادا کررہی ہے اور سب کچھ جاننے کے باوجود ضلع انتظامیہ تساہل اور تغافل سے کام لیکر بے حسی کا ارتکاب کررہی ہے اور آج تک کبھی بھی قادیانیوں کی ان غیر آئینی و غیر اسلامی اور کافرانہ تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس نہیں لیا ہے جس کی وجہ سے دن بدن قادیانی سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

لہٰذا راقم اس مختصر مضمون کی وساطت سے سندھ کے بالا حکام' وفاقی اور صوبائی وزارت برائے مذہبی امور و قانون' چیف منسٹر سندھ' گورنر آف سندھ اور دیگر اعلیٰ حکام خصوصاً" کمشنر حیدر آباد ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر ضلع ٹھٹھہ سے التماس کرتا ہے کہ فوری طور پر ضلع ٹھٹھہ میں قادیانیوں کی حال ہی میں اسلام دشمن اور کافرانہ تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لیکر سخت قدم اٹھایا جائے اور تمام قادیانیوں کو ۱۹۷۴ء کے آئین کے مطابق تبلیغی سرگرمیوں سے باز رکھا جائے ورنہ شمع رسالت کے پروانے خود راست اقدام پر مجبور ہوں گے پھر تمام تر حالات کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

قادیانیت کا آغاز

مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ قادیانیت کے بانی تھے انگریز سامراج کے ایماء پر ۱۹۰۱ء میں بھارت کے مشرقی صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے تحصیل بٹالہ کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

قادیانی عقائد:

یوں تو قرآن و حدیث کے رو سے امت مسلمہ کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے چلا ہمارے آخرالزمان نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کردیا گیا اب کوئی بھی اور کسی بھی قسم کا نیا نبی اور رسول قیامت تک نہیں آسکتا اور نہ ہی نئی امت اور نئی شریعت آسکتی ہے قیامت تک آنے والے انسانوں کے صرف اور صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اب اگر کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ ملعون' کذاب' دجال' مرتد اور زندیق ہے۔ مگر اس کے باوجود ختم نبوت کے ڈاکو قادیانی گروہ کے چند عقائد حسب ذیل ہیں نقل کفر کفر نہ باشد

- مرزا قادیانی خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول ہے۔
- مرزا قادیانی کا خاندان اہل بیت ہے
- مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم اے قمرالانبیاء و فخرالمرسلین ہیں۔
- مرزا کی بیٹی سیدۃ النساء ہے۔
- مرزا قادیانی کی بیویاں امہات المومنین ہیں۔
- مرزا کے ساتھی صحابہ کرام کی مانند ہیں۔
- مرزا کا شہر مدینتہ المسیح ہے۔
- مرزا کی امت مسلمان ہے۔
- مرزا کے جانشینی خلفائے راشدین کی طرز پر

ہیں۔

○ مرزا قادیانی کی عبادت گاہ مسجد اقصیٰ کی مانند ہے۔

○ مرزا قادیانی کا قبرستان بہشتی مقبرہ جنت البقیع کے مانند ہے۔

○ مرزا قادیانی کے تین سو تیرہ گماشتے اصحاب بدر کی مانند ہیں۔(بحوالہ چہرہ قادیانیت)

یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے مذکورہ بالا عقائد اور عزائم کے پیش نظر پاکستان کے غیور مسلمانوں نے قادیانیت کے خلاف ناموس رسالت کی خاطر ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں ملک بھر میں جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر زور دار تحریک چلائی جس کے نتیجے میں سینکڑوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا اور قادیانیوں پر پاکستان کی سرزمین تنگ کردی اور وقت کے حکمرانوں کو بالآخر پاکستان کے غیرت مند مسلمانوں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے جمعیت علماء اسلام اور دیگر مذہبی تنظیموں نے قائدین کی کوششوں سے ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے بالاتفاق کا تیرہ دن کے طویل بحث و مباحثہ کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور بعد میں پاکستان کی چاروں صوبائی اسمبلیوں اور وفاقی شرعی عدالت سمیت تمام عدالتوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور قادیانیوں کو شعائر اسلام اختیار کرنے اور ہر قسم کی تحریر و تبلیغ پر پابندی عائد کردی گئی لیکن آج تک قادیانیوں نے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کیا ہے اور وہ تمام آئینی حدود کو پھلانگتے ہوئے پہلے سے زیادہ منظم اور فعال انداز میں ملک بھر میں تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں صوبہ سندھ کے اندر تھرپارکر' ضلع بدین کو اپنی سرگرمیوں کی آماجگاہ بنانے کے بعد اب ان کا ٹارگیٹ ٹھٹھہ بن چکا ہے جس کی تحصیلوار رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:

تحصیل میرپور ساکرو ضلع ٹھٹھہ : تحصیل میرپور ساکرو کے فلٹر پلانٹ گھارو اور گھارو شہر لیٹ' لدھیا اور ساکرو شہر' پیرپکھو اور ان علاقوں کے قرب و جوار کے دیہات قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے مرکز ہیں' ان علاقوں میں ڈوگروٹ کراچی سے قادیانی مبلغین موبائل ایمبولینس اور کیرویوں پر فری میڈیکل کیمپ کے نام سے آتے ہیں اور اب تک تحصیل ساکرو کے مختلف گاؤں میں امدادی کیمپ لگا چکے ہیں' جن میں گوٹھ دیٹو' شیخ یونین کونسل ناکائی' گوٹھ لدھو اوٹھار یونین کونسل پیر پکھو اور گھارو کے آس پاس کے گاؤں شامل ہیں۔ فلٹر پلانٹ گھارو اور گھارو شہر میں قادیانیوں کی عبادت گاہیں بھی ہیں جن میں جمعہ کی نماز بھی ادا کی جاتی ہے گھارو شہر میں قادیانیوں کا بڑا محرک چودھری مبشر منیجر نیشنل بینک گھارو ہے جو علاقے کے بااثر لوگوں سے تعلقات قائم کرکے ان کو آسان قسطوں پر فش فارمز اور پولٹری فارمز کیلئے قرضے دیکر قادیانیت کا پرچار کرتا رہتا ہے' جس کا ایجنٹ شاہد قادیانی ہے جو کہ گھارو میں جنگ اخبار کا نمائندہ ہے اور اس کی گھارو میں طاہر ویڈیو سینٹر کے نام سے ایک دکان بھی ہے یہ لوگوں سے رابطے کرکے مبشر کے پاس لے آتا ہے' مبشر نے اب تک جن لوگوں کو فش فارم اور پولٹری فارم کیلئے قرضے دیئے ہیں ان میں یار محمد خاص خیلی آف ساکرو' نبی بخش اوٹھار آف پیرپکھو وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ ساکرو شہر میں قادیانیوں کا سرغنہ چودھری بشیر مکینک ہے جو ڈرائیور طبقہ اور عام لوگوں میں قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہتا ہے ساکرو' گاڑھو' کیٹی بندر میں ٹھیکے پر زمین لینے والے اکثر و بیشتر قادیانی ہیں اس کے علاوہ گوٹھ مولوی ابوبکر کلمتی' گوٹھ حاجی عبداللہ کلمتی' گوٹھ لدھو اوٹھار میں بھی فری میڈیکل امداد کی آڑ میں گئے ہیں اور عبدالرحمٰن اوٹھار چپڑاسی ہائی اسکول پیرپکھو کو اپنا پتہ اور فون نمبر دیکر گئے کہ جب بھی آپ کو ہماری ضرورت پڑے تو ہم سے رابطہ کرنا جس پر عبدالرحمٰن علاج کے سلسلہ میں اپنی بیٹی کو لیکر سول ہسپتال کراچی پہنچ اور وہاں سے فون پر رابطہ کیا جس پر فوراً'' قادیانیوں کی ایک گاڑی پہنچی اور انہوں نے فی الفور ڈاکٹروں سے رابطہ کرکے ان کی بیٹی کا علاج کروایا اور تمام اخراجات برداشت کئے اور اس کے بعد عبدالرحمٰن نے قادیانیوں کی اپنے گاؤں میں ضیافت کی اور بڑی تعداد میں قادیانی اس کے گاؤں پہنچے اس طرح ان کے دیگر گاؤں والوں سے بھی تعلقات قائم ہونے لگے جس کا علم مقامی علماء کرام کو ہوا اور انہوں نے اوٹھار قبیلے سے سخت احتجاج کیا اور نوائے وقت' مشرق' امن وغیرہ اخبارات میں ان کے خلاف بیانات جاری کئے جس کے باعث اوٹھار قبیلے کے لوگوں نے معذرت کی اور کہا کہ ہم نے یہ سب کچھ انجانے میں کیا اور ہم مسلمان ہیں قادیانیوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور انہوں نے اخبارات میں تردیدی بیان جاری کیا۔ جس کا ریکارڈ راقم کے پاس موجود ہے۔ کلفٹن' گلشن حدید' شاہ فیصل کالونی' ماڈل کالونی وغیرہ سے قادیانی آتے ہیں۔ (نوٹ) امجد پولٹری فارم فلٹر پلانٹ گھارو مبشر کا ہے۔ واضح رہے کہ محمد دین گھارو نمبرا پر اس کے گھر میں مسجد بنائی گئی ہے جس میں جمعہ وغیرہ پڑھتے ہیں اور قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں اور ڈش کے ذریعے لوگوں کو مرزا طاہر کے پروگرام دکھاتے ہیں اور گھارو میں بہائی مذہب کے لوگوں نے دس مسلمانوں کو مرتد بنادیا ہے۔

تحصیل ٹھٹھہ:

ٹھٹھہ شہر میں بھیل قبیلے کے بائیس افراد نئے مسلمان ہوئے جن کی مالی پوزیشن نہایت کمزور تھی جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں پہنچے اور ان کو قادیانی بنانے کی اب تک کوشش

جاری رکھے ہوئے ہیں اور چلیا شہر کے نزدیک رئیس قبیلے کے دو گاؤں قادیانیوں کی امدادی کارروائیوں سے متاثر ہوکر قادیانیت کے زیر اثر آچکے ہیں اور مکلی اور ٹھٹھہ شہر میں سرکاری تعطیلات کے دنوں میں قادیانیوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے اور ٹھٹھہ شہر میں شکور مسافر خانہ میں رہائش پذیر ریڑھیوں پر سرمہ فروش تقریباً" قادیانی ہیں' جن کا بڑا پوپ چودھری اجمل ہے اور یہ آپس میں پانچ چھ ساتھی ہیں کراچی وغیرہ سے آنے والے قادیانیوں کو مختلف لوگوں سے ملاتے ہیں۔

تحصیل سجاول:

بڈھوتا ٹالپر تحصیل سجاول دیوان شوگر مل تحصیل سجاول وغیرہ بھی قادیانیوں کے مرکز ہیں بڈھو ٹالپر میں قادیانیوں کا بڑا گرو چودھری امجد ہے اور اس کے رشتہ دار چودھری منور جو کہ دیوان شوگر مل کے اندر جنریٹر انجینئر ہیں اور قادیانیوں کے بڑے مبلغ ہیں بڈھو ٹالپر اور دیوان شوگر مل میں کچھ عرصہ پہلے قادیانی اپنی عبادتگاہ میں جمعہ نماز بھی پڑھا کرتے تھے اسی کے علاوہ دیوان شوگر مل کے اندر اور بھی بہت سارے قادیانی ہیں جن میں سے بعض تو حال ہی میں مل سے نکالے گئے ہیں جن میں عبدالحفیظ قادیانی جس کی بہن مرزا طاہر کی بیوی ہے' شفیق قادیانی جس نے اس وقت گولارچی میں دکان کھولی ہے' ڈاکٹر عبدالحلیم ڈپٹی منیجر جس نے اس وقت میرپور خاص میں کلینک کھولی ہے وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

تحصیل شاہ بندر:

تحصیل شاہ بندر میں قادیانیوں کے بڑے مبلغ مبارک احمد سندھو' رشید احمد آرائیں' تنویر احمد آرائیں اور چودھری رفیق احمد ہیں چودھری رفیق کی اسپیئر پارٹس کی دکان چوھڑجمالی شہر میں ہے جو کہ علاقے کے بااثر لوگوں سے تعلقات قائم کرکے علاقے کے کاشتکاروں اور کسانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ مبارک سندھو چوھڑجمالی میں پہلے حاجی عبدالمجید میمن کے پیٹرول پمپ پر کام کرتا تھا اور اس کے پاس قادیانیوں کے اجلاس بھی ہوتے تھے پھر جب مقامی علماء کرام کو اس کی تبلیغی سرگرمیوں کا علم ہوا تو ڈر کے مارے آج کل وہ حاجی عبدالمجید میمن کے پان فارم پر لاڈھی میں کام کرتا ہے اور یہ حاجی عبدالمجید میمن کے ساتھ تمام کاروبار میں پارٹنر ہے اور وہاں پر قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہتا ہے' مگسی قبیلے کے کچھ لوگ اس کے زیر اثر آچکے ہیں اور گوٹھ کوڈاریو تحصیل شاہ بندر میں حاجی علی محمد سکھن میں ملاح قبیلے کے انیس افراد کو قادیانی بنا چکا ہے اور مبارک سندھو مچھلی کی تجارت کی آڑ میں بھی مچھیروں (مائی گیروں) میں بھی قادیانیت کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ لاڈیوں' کھڈیوں تحصیل شاہ بندر میں رشید احمد قادیانی نے جتوئی قبیلے کے ایک فرد عبدالعزیز ولد اللہ بخش جتوئی کو قادیانی بنادیا ہے۔ عبدالعزیز جتوئی رفیق قادیانی کے بیٹوں کیساتھ لاڈیوں میں تعلیم حاصل کرتا تھا پھر ایک مرتبہ پکنک کے بہانے اسے لاہور لے گئے اور لاہور سے ربوہ لے گئے کچھ دنوں کے بعد واپس آئے اور عبدالعزیز نے قادیانیوں کی ہدایت پر تبلیغی جماعت سے اپنے روابط قائم کئے پھر کچھ عرصہ کے بعد چلہ کے لئے رائیونڈ چلے گئے وہاں سے اس کی دس دن کی تشکیل ہوئی دس دن کے بعد واپس رائیونڈ آیا اور غائب ہوگیا اور چار ماہ تک نہ گھر لوٹ کے آئے اور نہ ہی رائیونڈ کے مرکز میں پائے گئے چار ماہ کے بعد جب گھر لوٹ آیا دریافت کرنے پر الٹے سیدھے جوابات دینے لگا اور بعد میں یہ معلوم ہوا کہ یہ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں ہی تھے اور اس کے بعد بجائے عبدالعزیز لکھنے کے اپنے آپ کو عزیز احمد جتوئی لکھنے لگا اور دیوان شوگر مل میں قادیانیوں کو جمعہ نماز بھی پڑھانے لگا

جب مقامی علماء کرام کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے جتوئی قبیلے کے لوگوں سے تحقیق کرائی تو اس کے گھر سے قادیانی لٹریچر اور تربیتی نصاب وغیرہ جیسی کتابیں ملیں اور اس سے جب پوچھ گچھ کی گئی تو الٹے سیدھے جوابات دینے لگا

بہرحال اس وقت وہ منافقانہ کردار اپنائے ہوئے ہیں اور قادیانیوں کیساتھ اس کے گہرے روابط ہیں۔

تحصیل جاتی:

گوٹھ دودھو موری تحصیل جاتی لاڈیوں کے نزدیک جوگی قبیلے کے نئے مسلمانوں کو رشید احمد قادیانی اور تنویر احمد قادیانی نے قادیانی بنادیا ہے دبہ گجوباری تحصیل جاتی میں غلام محمد چانڈیو نامی ایک چھوٹے زمیندار کی حیثیت سے رہائش پذیر تھے اور آس پاس کے مسلمانوں کے بچوں کو قرآن شریف کی تعلیم بھی دیتا تھا اور قاعدوں پر غلام محمد قادیانی لکھا کرتا تھا اور مقامی لوگوں کو قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتا تھا مگر وہ حال ہی میں ۲۰ اگست ۹۷ء کو فوت ہوچکا ہے۔ اس تمام نازک صورتحال کے پیش نظر راقم مجلس تحفظ ختم نبوت اور ضلع ٹھٹھہ کے علماء عوام سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کریں اور اس حوالہ سے قادیانیت کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت کو سندھی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر ان علاقوں میں تقسیم کرنا چاہیے۔

○

اخبارِ ختمِ نبوّت

بدین میں ختم نبوت کے خصوصی اجلاس کا انعقاد

خصوصی رپورٹ (حکیم محمد سعید انجم) گولارچی گزشتہ روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گولارچی ضلع بدین کا ایک خصوصی اجلاس برائے تعارف منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد علی صدیقی نے کی۔ اجلاس میں تلاوت کلام پاک قاری علی حیدر شاہ سندھی نے کی جس کے بعد مولانا محمد علی صدیقی صاحب کا یونٹ کے عہدیداروں' ممبران سے تعارف کرایا گیا۔

اجلاس میں مرکزی رہنماؤں کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے مولانا محمد علی صدیقی صاحب کو ضلع بدین کے لئے مبلغ مقرر کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے آنے سے تنظیم کے کام میں اچھے نتائج سامنے آئیں گے اور ہم گولارچی یونٹ کے عہدیدار بھی مرکز سے اپیل کرتے ہیں کہ ضلعی دفتر گولارچی میں قائم کیا جائے اجلاس میں مولانا محمد عاشق صدر' حاجی حمید اللہ خان آفریدی' حکیم محمد سعید انجم' مولانا عبدالخبیر ہزاروی' عبدالمجید جٹ' محمد اسلم احمدانی' فقیر محمد تیبو' محمد عارف جٹ اور دیگر ساتھیوں نے شرکت کی۔

فیروز والا میں قادیانیوں کی سرگرمیاں تشویشناک ہیں

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھتی جارہی ہیں۔ قادیانی جماعت کے ٹیچر بشیر احمد بھٹی' ماسٹر اکرم' اسلم اور ماسٹر یوسف نے فیروز والا میں تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانیت کے خلاف کام جاری رہا تو مساجد میں بم دھماکے ہوسکتے ہیں۔ قبل ازیں منہاج القرآن وومن لیگ کی مرکزی ناظمہ پروفیسر سمیہ حسیب کے قتل کی افواہ پھیلا کر سراسیمگی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ تحریک ختم نبوت کے ورکروں کو دھمکی دی گئی کہ اگر ختم نبوت کا پرچار اور قادیانیت کی تردید کا سلسلہ انہوں نے ختم نہ کیا۔ تو انہیں اغوا کرکے قتل کرایا جاسکتا ہے۔ رضا ٹاؤن کے مرزائی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے نام پر "محمود آئیڈیل اسکول" کے نام ادارہ قائم کرکے اسے قادیانیت کی آماجگاہ بنادیا گیا ہے۔ اسکول کا پرنسپل یوسف قادیانیت کی تبلیغ کرکے معصوم بچوں کے ذہنوں کو خراب کررہا ہے۔ اور بچوں کو "لا الہ الا اللہ احمد الرسول اللہ" یاد کرایا جاتا ہے' جس کی وجہ سے دو استانیاں اور تیس طلبا و طالبات اسکول کو چھوڑ چکے ہیں حالات روز بروز ابتر ہوتے جارہے ہیں اور کسی بڑے حادثہ کا پیش خیمہ ہوسکتے ہیں لہٰذا حکومت پنجاب اور ضلع شیخوپورہ کی انتظامیہ فوراً" نوٹس لے۔

حاجی خالد حسین طور کو صدمہ

لاہور (نمائندہ خصوصی) قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے لاہور میں میزبان جناب حاجی خالد حسین طور کی اہلیہ محترمہ ۲ شوال المکرم ۱۴۱۸ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۹۸ء بعد نماز عصر انتقال فرماگئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ نیک' صالحہ' عابدہ خاتون تھیں۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف میں گزارا' ایک بیٹی اسلام آباد ہوتی ہیں' وہ آچکی تھیں اور دوسری فیصل ٹاؤن لاہور میں ہوتی ہیں' انہیں بلایا ہوا تھا' وہ عصر کے بعد آئیں ان سے علیک سلیک کی اور حال و احوال پوچھا اور خدا حافظ کہتے ہوئے انتقال کرگئیں مرحومہ کی نماز جنازہ اچھرہ کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نماز جنازہ پڑھائی جنازہ میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور انہیں اچھرہ کے قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں حاجی صاحب کے علاوہ آٹھ بیٹے اور بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں دعا ہے کہ خداوند قدوس مرحومہ کے ساتھ فضل و کرم کا معاملہ فرماتے ہوئے ان کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' نیز مجلس لاہور کے حاجی بلند اختر نظامی' پروفیسر ظفر اللہ شفیق' مولانا منور حسین صدیقی' مولانا محمد احمد مجاہد' حاجی طارق سعید خان' حاجی قاسم حسن' قاری محمد زبیر' میاں

عبدالرحمان نے بھی قلبی تعزیت کا اظہار کیا۔ ادارہ ختم نبوت حاجی صاحب سمیت تمام پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مغفرت کے لئے دعاگو ہے۔ نیز قارئین سے استدعا ہے کہ وہ بھی مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

موت العالم موت العالم

ممتاز عالم دین حضرت الحاج مولانا محمد عبدالکریم قاسمی انتقال فرماگئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) ملک کے ممتاز نامور عالم دین قاسمی خاندان کے چشم و چراغ مولانا محمد عبدالکریم قاسمی ۱۶ جنوری ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک بمطابق ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ یوم بدر کو بعد نماز فجر روزہ کی حالت میں انتقال فرماگئے۔ مولانا قاسمی مرحوم و مغفور گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے فالج کے عارضہ میں مبتلا تھے' مولانا محمد عبدالکریم قاسمی ضلع خوشاب وادی سون کے مشہور گاؤں انگہ میں پیدا ہوئے۔ آپ جید عالم دین مولانا محمد عبدالحکیم قاسمی کے صاحبزادے اور مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی' مولانا محمد عبدالعلیم قاسمی رحمہما اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا ابو محمد قاسمی مدظلہ العالی کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گوجرانوالہ میں مولانا محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی' بعدازاں مفتی محمد حسن' مولانا خیر محمد جالندھری' مولانا عبدالرحمان کیمل پوری اور بالخصوص شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب رحمہم اللہ سے قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم مکمل کی۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے سند خصوصی حاصل کی۔ مولانا مرحوم کو حضرت لاہوری' شیخ الہند' مولانا مفتی محمد شفیع' مولانا محمد محمود' مولانا غلام اللہ خان' مولانا عنایت اللہ شاہ گجراتی' مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک اور مولانا بنوری رحمہم اللہ سے خصوصی انس و قلبی لگاؤ تھا۔

شہر لاہور میں عرصہ ۴۵ سال سے گلبرگ میں اپنے دینی' تعلیمی' مذہبی' تدریسی خطابت و امامت کے فرائض منصبی سرانجام دے رہے تھے۔ مولانا قاسمی مرحوم نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے' صبر و شکر' قناعت اور توکل علی اللہ کے پیکر تھے۔

تحریک نفاذ اسلام' تحریک ختم نبوت اور نظام مصطفیٰ کے لئے ان کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا' اتحاد العلماء پاکستان کے ممتاز رہنما تھے۔ جامع حنفیہ قاسمیہ منی مارکیٹ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے مدرسہ تعلیم القرآن کے مہتمم تھے۔ مولانا قاسمی نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ چار بیٹے جو کہ حفاظ قرآن ہیں۔ پانچ صاحبزادیاں' دو ہمشیرگان' ایک بھائی حضرت الحاج مولانا ابو محمد قاسمی بانی و مہتمم مدرسہ اسلامیہ گلبرک و کینال بینک چھوڑے ہیں۔ مولانا قاسمی کی وفات پر ملک کے جید علماء کرام جن میں شیخ القرآن و الحدیث مولانا عبدالمالک' مولانا عبدالرحمان اشرفی' مولانا عبدالقادر آزاد' مولانا سمیع الحق' مولانا حنیف جالندھری' امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد' مولانا حکیم عبدالحمید قاسمی' مولانا محمد انور قاسمی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم اور خاص لطف و عنایت سے مولانا مرحوم کو رمضان المبارک کی فضیلت و برکت سے اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اجر جزیل عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' مولانا عزیزالرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد اکرم طوفانی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مولانا محمد عبدالکریم قاسمی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ پروردگار عالم مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

بقیہ : ملکیت

(زہرۃ الدنیا)

اسلام نے بنی آدم کی وحدت کا جو تصور دیا ہے اسے اسلام کے تصور مال و ملکیت کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نقطہ نظر سے مالی ابناء جنس کے ساتھ ہمدردی' مواسات' خیرخواہی' غریب پروری' ایثار' تعاون' صلہ رحمی اور مواسات کے لئے ہے۔ قرآن حکیم نے مال و دولت کی بنیاد پر طبقاتی تقسیم کو فرعونی عمل قرار دیا ہے۔ (سورہ القصص)

اسلام کے تصور ملکیت کا تقاضا ہے کہ انسان ساری خدائی کو اللہ کا کنبہ سمجھے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں اس پر خرچ کرے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ (مشکوٰۃ' باب الشفقۃ والرحمۃ)

ترجمہ "ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے' اللہ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔"

اسلام کے تصور ملکیت کا ایک اور تقاضا یہ ہے کہ یہ ملکیت آزمائش اور امتحان کے لئے ہے' انسان کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے زیر تصرف مال کو اللہ کے مقرر کردہ قوانین و ضوابط کے مطابق خرچ کرے یا اپنی پسند سے۔ لیکن ان اختیارات کے بارے میں اسے جواب دہ ہونا ہے اور قیامت کے روز جن مشکل ترین سوالات کا انسان کو سامنا کرنا پڑے گا ان میں سے ایک مال کے بارے میں ہے کہ کہاں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا۔ (ترمذی' باب صفۃ القیامۃ)

بحضور
ختمی رسالت ﷺ

حافظ لدھیانوی

تیرے پیکر کا ہر اک نقش ہے یکتائی کا
ایک عالم میں ہے چرچا تیری زیبائی کا

کون سا دل ہے، نہیں جس پہ حکومت تیری
منفرد رنگ ہے مولائی و آقائی کا

تیری ناموس پہ قرباں ہے خدائی ساری
عشق ہے سب سے نرالا تیرے شیدائی کا

تیرے نغمات سے معمور فضا رہتی ہے
کون اندازہ کرے شوق کی پنہائی کا

گلشن دہر میں خوشبو ہے تری، تیرا جمال
رنگ بکھرا ہے جہاں میں تری رعنائی کا

رہتی ہے دھیان کی لو روضہ اقدس کی طرف
مستقل لطف ہے آقا سے شناسائی کا

شاہ آتے ہیں یہاں عجز کی سوغات لئے
رہتا ہے خاک بسر طنطنہ دارائی کا

ان گنت عیب چھپائے ہیں خدا نے میرے
حشر میں بھی نہ کوئی خوف ہو رسوائی کا

رہے ہر وقت نگاہوں میں عدم کی منزل
یہی اسلام میں معیار ہے دانائی کا

مدح سرکارؐ کو اشکوں سے رقم کرتا ہوں
رنگ اس میں ہے کہاں قافیہ پیمائی کا

ہے تصور میں مدینے کی مجالس حافظ
کیف تنہائی میں ہے انجمن آرائی کا

○

مسئلہ رفع ونزول مسیح علیہ السلام

از قلم : مولانا عبداللطیف مسعود

- سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع ونزول کا قرآن وسنت سے اثبات
- بے شمار تفسیریں، لغوی اور دیگر علمی کتب کے سینکڑوں اقتباسات وحوالہ کا مرقع
- قادیانی مرتد قاضی نذیر کی تعلیمی پاکٹ کے حصہ "حیات مسیح" کا مکمل ومدلل اور مسکت جواب
- حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ملحدین ومنکرین کے تمام اشکالات ومغالطہ جات کا مکمل رد
- کتاب کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے جو قادیانی مرتد قاضی نذیر کی کتاب کے جواب پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ جو ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے یہ مرتد اعظم مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام میں پیش کردہ تیس آیات کی تحریف کے رد پر شامل ہے۔
- حصہ اول ودوم پانچ سو بانوے صفحات پر مشتمل یکجا مجلد کتابی شکل میں پیش کردیئے گئے ہیں۔
- چار رنگ کا خوبصورت ٹائٹل
- عمدہ واعلیٰ سفید کاغذ
- کمپیوٹرائزڈ کتابت
- اعلیٰ وعمدہ نفیس جلد
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی روایات ہیں کہ وہ اپنی کتابوں کو لاگت پر سستے داموں پیش کرتی ہے، مقصود تبلیغ ہے نہ کہ تجارت!
- یہ کتاب بھی اپنی روایات کی حامل ہے، تمام تر خوبیوں کے باوجود تقریباً چھ سو صفحات کی کتاب کی قیمت صرف ۱۲۰ روپے ہے۔
- کتاب وی پی نہ ہوگی، رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔
- تمام مقامی دفاتر سے بھی مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ : ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان، فون نمبر 514122